

عادل اسیر دبلیو

ہے۔ دوسرے معاہب نے بتایا کہ
میں اس سے واقعہ ہوں اس کا باپ
عسائی تھا۔ معلوم ہوا کہ علوی سید
بھی نہیں ہے اور اس کے اشعار
و بیان انوری میں پائے گئے ہیں۔ لئنی
وہ شاعر بھی نہیں تھا۔

بادشاہ نے مکمل دیا۔ اس جھوٹے
آدمی کو مار مار کر شہر سے باہر نکال
دیا۔
اس نے کہا۔ بادشاہ سلامت
ایک بات رہ گئی ہے وہ بھی سن
یعنی اگر صیغہ نہ ہو تو آپ کی ہر
سزا مجھے منظور ہے۔

بادشاہ نے ابازت دے دی۔ اس
نے کہا۔ اگر کوئی غریب آدمی آپ کو
چھاچھ چیش کرے تو یعنی مانئے
اس میں دو پیالے پانی اور ایک چمچہ
دہی ہے۔ اور سچ تو یہ ہے جس
نے دنیا دیکھی ہے وہ جھوٹ بھی

بہت زیادہ بولتا ہے۔

بادشاہ نے ہنس کر کہا
پھر ایک شاندار قصیدہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ وہ
اس قصیدے کا صاحف ہے۔ بادشاہ نے اس کو انعام و خلعت سے زداں
اور نہایت فخرانی سے پیش آیا۔

بادشاہ کے ایک صاحب نے وہ اسی سال دریا کے سفر سے واپس
آیا تھا بادشاہ کو بتایا میں نے اس شخص کو عید الامانی کے موقع پر بصرہ
میں دیکھا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے یہ شخص جو کہ نہیں آیا
رنخت کریں۔

نوخیردان کے وزراء کی اہم کام کے سلسلے میں ہائی شورہ کر رہے
تھے۔ پر وزیر کی رائے مختلف تھی۔ بادشاہ نے بھی سب کی طرح ایک
باکل مختلف رائے دی۔ بزر جہر کو بادشاہ کی رائے پسند آئی۔ وزوروں
نے بزر جہر سے پرچھا کہ اتنے سارے عقلمندوں کی رائے کے مقابلے
میں آپ کو بادشاہ کی رائے کیوں پسند آئی۔

بزر جہر نے جواب دیا۔ کام کا انجام معلوم نہیں اور سب کی رائے کا
نتیجہ ایک ہی پر دو تقدیری میسا ہے۔ کیا پتہ فتحیک ثابت ہو یا غلط نکلے۔
اس لیے مجھے بادشاہ کی رائے کی تائید کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوا تاکہ
اگر وہ غلط بھی ثابت ہے تو میں بادشاہ کے عتاب سے محفوظ رہوں۔
اور عقلمندوں نے کہا ہے بادشاہ کی رائے کے خلاف شورہ دینا
اپنے خون سے ہاتھ دھونے کے برابر ہے۔

جھماں و پلڑا

ایک دھوکے باز شخص جو فرد کو علوی سید کہتا تھا حابیوں کے
تالے کے ساتھ شہر میں داخل ہوا اور یہ ظاہر کیا کہ جو کر کے آرہا ہے
پھر ایک شاندار قصیدہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ وہ
لمپی تمام زندگی میں نہیں کہا ہو گی۔“
بعد ازاں جو کچھ اس کو عطا

کیا تھا اس کے پاس رہنے دیا
اور مکمل دیا کہ اس کو ہنسی خوشی
میں دیکھا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے یہ شخص جو کہ نہیں آیا
رنخت کریں۔

۱۳۴۷ می ۱۵



چون خوبان
کلیه امور را در خود جای داده است
که هر کسی از این امور بخواهد
آنرا در خوبان پیدا کند



سالانہ چندہ

- * برائے ہندوستان: — ۲۰ روپے
- * عیز ملکی ہوائی ڈاک: — ۲۵ رام کی ڈال
- * فی شمارہ: — ۶ روپے
- * معاونین: — امامہ حسنی پیغمبر حسنی

محمد حمزہ حسنی

ادیٹر: — احمد حمزہ حسنی
اچھی حسنی ندوی پیغمبر حسنی ندوی

فون نمبر

نوت: ڈرافٹ پر RIZWAN MONTHLY، لکھنؤ پیغمبر حسنی ندوی

PH. 270406

ماہنامہ رضوان، ۱۹۹۸ء، ۱۱۵۳، مسیدلیں، گوئی روڈ، لکھنؤ

ادیٹر پیغمبر حمزہ حسنی نے مولانا محمد شفیع حسنی فاؤنڈیشن کے لئے نظامی آنکٹ پریس ہاؤس کا فریضان، محمدیں سے شائع کیا

عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ قال لقیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقلیت

ما النجاة فقال املك لسانک و لیسعک مینک و باک علی خطینک (متذمی)

حضرت عقبۃ بن عامر سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا تو میں نے عزم کیا کہ

نیجات کیا ہے آپ نے فرمایا اپنی زبان روکو اور اپنے گھر پر التفاکر اور اپنی غلطی پر آنسو بھاؤ۔

یہ تین صفتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص یہی ان کو اپنالے تو اس کی دونوں جہاں کی زندگی بن

جائے وہ دنیا میں بھی سکون و راحت کی زندگی گزرا سکتا ہے اور آخرت میں بھی زندگی رضا حاصل

کر سکتا ہے — سب سے پہلی صفت یہ ہے کہ زبان کو قابو میں رکھا جائے، درحقیقت

فائدہ لڑائی زبان درازی کی وجہ سے اکثر برپا ہوتی ہے۔ دنیا میں جن خاندانوں میں یا گھرانوں میں

لڑائی ذمکار ہوتا ہے اس میں زیادہ تر دخل زبان کا مرتبا ہے حصہ فحشو اور تیہ اس میں زیادہ مبتلا ہوتی

ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت سفیان بن عبد اللہ التدقی نے حضور سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ

کس پیغمبر سے آپ زیادہ میرے معاملہ میں ڈرتے ہیں، آپ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا اس سے

دوسری بجھہ آیا ہے کہ آپ نے حضرت ابوذر غنی امتد عنہ سے فرمایا میں تم کو ایسی دھخلیں نہ بتاؤں جو

اگرچہ پیغمبر پر ٹکھی ہیں مگر میزان عمل پر بھاری ہیں حضرت ابوذر نے عرض کیا ضرور یا حضرت آپ نے فرمایا

زیادہ خاموش رہنا اور اچھا اخلاق قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس سے بڑھ کر

انسانوں نے کوئی اور عمل نہیں کیا۔

دوسری صفت اپنے مکان پر تنازعت کرنا، اگر کسی کو تقدار نے مجبوڑی دی ہے اور وہ اس سے

زیادہ کی اہلیت نہیں رکھتا تو اس کیلے روپاں کی رہا تو اس سے زیادہ کی رہیں کرے آج انسانوں میں

اس کی دوڑ بھاری ہے، حرص و ہر س کا ایک پیکر ہے جو کسی کو چین کی زندگی نصیب نہیں کرتا اور اس کا شکار

برہوت اسی میں گھلتا رہتا ہے کہ وہ دوسروں سے آگے ٹڑھ جائے مگر اس کا ٹڑھ سی اس سے بڑے

مکان میں رہتا ہے تو اس کو بھی اس سے بہتر مکان بنانا چاہیے خواہ اس چکر میں وہ زیر بار ہو جائے

یاد دوسری کی حق تلفی ہو۔ اسی طرح اور دوسری چیزوں کے سلسلے میں بھی یہی معاملہ ہے خواہ وہ مال ہر یا

عزمت و جاہ ہو۔ تیسرا صفت یہ ہے کہ آدمی اپنی غلطی پر زادم ہو بغیر نہ است کہ انسان کی غلطی دوہیں

پوکتی ہے انسان اگر ظلم کرے اور اپنے ظلم پر زادم نہ ہو کسی کی حق تلفی کرے پھر اس پر پہنچتا ہے فدا کن افرمانی کرے

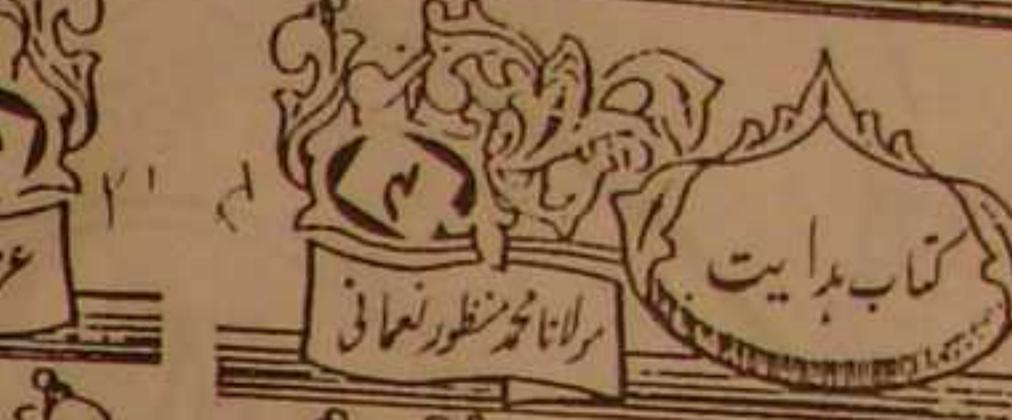
اور کبھی اس نافرمانی پر آنسو نہ ہبھائے تو وہ کیسے اپنی اصلاح کر سکتا ہے اس طرح پر گناہوں کی زیادتی ہرگز ظلم و فساد

بڑھے گا اور اصلاح و تقویٰ ختم ہو جائیگا اس لیے ضروری ہے کہ آدمی سے اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو ہر چیز میں آنے کے بعد

اسکون ذات ہو اور اپنے کیلے پڑھتا ہے اور تو یہ کرے غلطیوں پر رونا اور آنسو بہانہ ادا میغفرت کا طالب ہونا ہی بھی

تو بہے اور تو بہے گناہ باکلکل و حل جایا کرتے ہیں۔

مودع
پنجمین





خدا کے عبادت

عبادت کی تین قسمیں کی جا سکتی ہیں۔
۱۔ خالص جسمانی ہر خالص مالی ۲۔ یاد و ذہن
کے مركب۔

خالص جسمانی وہ عبادات ہیں جن میں
وہ پیر نہ رہنیں ہوتا بلکہ ان کا تعسلی
صرف انسان کے جسم سے ہوتا ہے جیسے
اللہ کے حضور میں سجدہ کرنا، نماز پڑھنا
روزہ رکھنا، اللہ کے گھر کا طوات کرنا،
ارذخالص مالحکمے مراد وہ عبادات
ہیں جو اندھی راہ میں صرف مال خرچ

کر کے ادا کی جاتی ہیں اور ان میں کوئی

خالص جسمانی عمل نہیں کرتا پڑتا۔ جیسے
مدقد و خیرات کرنا، اللہ کے لیے کوئی نذر
مان کر اس کو ادا کرنا، تربانی کرنا وغیرہ وغیرہ۔
ادمرکب وہ عبادات ہیں جن کی
اوائیگی میں جسم اور مال دونوں کا استعمال

ہوتا ہے جیسے کہ حج اور عمرہ۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں بنتے
پیغمبر مختلف زماں میں آئے اور جتنی
کتابیں بھی نازل ہوئیں ان سب کے ذریمہ
بندوں کو ان عبادات کا حکم دیا گیا ہے
زمانے کے حالات اور استوں کے احوال
کے مطابق اگرچہ عبادات کے نظام
اور ان کی مقررہ شکلوں میں کچھ اختلاف
ہوتا ہے میں ان عبادات کا مطالعہ کیا ہے
اور اس کو انسان کا مقدس ترین عسل

کی روچ کو پا کر گل اور خدا کا تقریب

تمام ادیان و مذاہب کا جن چند
ماصل ہے۔

انسان کے اچھے اعمال میں صرف

بندادی بازوں پر اتفاق ہے ان میں

عبادات ہی کی یہ خصوصیت ہے کہ اس کا

تعلق براہ راست صرف اللہ سے ہوتا ہے

یعنی عبادت صرف اس کی رضاوی رحمت

سے مراد خالص وہ اعمال ہوتے ہیں جن

کو بندہ اللہ کے حضور میں اس کی رضا

اور رحمت کا طالب بن کر اپنی بندگی

کرنے ہی کے لیے کی جاتی ہے اور مٹی

اپنے ہل سے اس کی صبوریت اور عقلت

و دکریا خالی کی شہادت ادا کرنے کے لیے

کرتا ہے۔ میں اسلام میں نماز

روزہ، حج، زکوٰۃ، صدقفات، ذکر، دعا

تلاؤت اور قربانی وغیرہ۔ یہ سارے

عبادتی اعمال بندہ صرف اس لیے کرتا ہے

کہ اس کا مبودا سد سے راضی ہو، اس پر

رحمت فرمکے اور ان کے ذریعہ اس

کی روچ کو پا کر گل اور خدا کا تقریب

معنی اللہ کے راہ میں صدقہ و خیرات، ہر سریعہ
کے اہم ابزار ہے ہیں۔
سرہ انبیاء میں ہمہ سے اگلے نبیوں
کا ذکر فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا گیا ہے:
وَجَعَلَنَا هُمْ أَئِمَّةً يَهْدِونَ
يَا مَرِنَا وَأَنْهَيْنَا إِلَيْهِ نَخْلَةً
الْحَيَّاتِ وَإِقَامَالِ الصَّوَافِ وَإِيَّاهُ
الرَّكَوَةِ وَكَانُوا أَنَا عِبَادِ فِينَهُ
وَالْأَنْبِيَاءُ عَدْهُ
يُنْجِي نَهْرِنَ بَحْرِنَ ہیں۔

اور ہم نے بنیاں ان کو راہب، وہ رہنمائی

اور سورہ بیتہ میں اہل کتاب کے انشاف

دانکار کا ذکر کر کے فرمایا گیا ہے:
وَمَا أَمْرُ وَاللَّهُ لِيَعْبُدُوا لَذَّةَ
مُخْلِصِينَ لَهُ اللَّهُ يُنْهَى حَفَاءَ
رَكَوَةَ ادَّاكُنَے کا، اور وہ سب ہمارے
عبادت گذار بندے تھے۔

اور سورہ "ما گردہ" میں بنی اسرائیل کے عبد

کا ذکر فرمائے کے بعد فرمایا گیا ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ كَمُّ
وَأَقْسُمُكُمُ الصَّلَاةَ وَأَتَيْتُكُمُ الرَّكَوَةَ
وَأَمْنَتُكُمْ بِرُسُلِي وَغَرَرْتُمُوهُمْ
وَأَقْرَضْتُكُمُ اللَّهُ قُرْضًا حَسَنًا

اور وہ بھی جانتے ہیں کہ یہی دین تھم ہے

(بھی کو دعوت اللہ کے سب پیغمبر و ولد

دیکھے)۔

بہر ماں قرآن مجید نے با بجا یہ بتایا ہے

کہ عبادت دین کا اہم رکن ہے اور بغروں

کے ذریعہ ہر ماں اگر تم نے قائم رکھی

رہا ہے۔

ادفر مایا اللہ تعالیٰ نے (آن سے) کہ میں

تحمارے ساتھ ہوں، اگر تم نے قائم رکھی

کیا گیہے۔ اور یہ اس لیے ہے جنہیں
کہ اللہ کو ہماری عبادت کی کوئی ضرورت
ہے یا اس کی شان میں ہماری عبادت سے
سب سے اور ہمارے صدقہ و خیرات سے
اس کو کوئی نفع پہنچتا ہے بلکہ صرف اس لیے
بندوں کو عبادت کا حکم دیا گیا ہے کہ عبادت
بھی کوئی ذریعہ ہماری روول کو پا کر سکے
ماصل ہوتی ہے اور اپنے ماں و معبود
سے ہمارا اربط قائم ہوتا ہے۔

قصہ: حدیث کے روشنی

صریح کرتے تھے میں نے دل میں کہاں بیڑ
آپ کو کوئی تکلیف دی دہات نہ پہنچاول گا

لہے ہی عمل کی روچ ہے جس سے عمل زیاد
سے آسمان کو پہنچ جاتا ہے اس کے بغیر
اللہ کے ہیاں عمل کی کوئی قدر و تیز
نہیں۔ ۱۲

تھے یہ واقعہ ہیش آیا اور اسی عرب میں جس
میں دن دہارے تانٹلے تھے تھے لوگوں
نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک سر
سے دوسرا سر سے تک ایک رہ
بے نوٹ و خطر گزر جاتی ہے اور کوئی رہ
والا نہیں۔

بہر ماں قرآن مجید نے با بجا یہ بتایا ہے
کہ عبادت دین کا اہم رکن ہے اور بغروں

کے ذریعہ ہر ماں اگر تم نے قائم رکھی

فروری ۱۹۹۵ء

فروہی ۱۹۹۵ء

موت کی آرزو نہ کرے

ہر ہی نسلکل جاتی تھیں۔ مگر یہ نسلکل فیض ان
کو دین سے منسیں ہاتی تھیں۔ خدا کی مرسَم
اللہ تعالیٰ اس کام کو ضرور پورا کرے گا۔
یہاں تک کہ ایک سوارِ صنعاۃ سے حضرت
موت کی طرف پلے گا اور اللہ کے حوالا کسی
سے نہ ڈرے گا۔ مال بھری یہ کام کو
اپنی بکر لبندل کے لئے خطرہ ہو سکتا ہے
لیکن تم جلد باز ہی کرتے ہو۔ (بخاری)

حضرت موسیٰ کاظمؑ

حضرت ابن مسعود سے روایت ہے
کہ حُسین کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم میں کچھ لوگوں کو ترجیح دی۔
اقرع بن حابس کو سوارٹ دیے گئے تھے
بن حُسین کو بھی اسی طرح دیا۔ اور کچھ لوگوں
کو بھی دیا۔ شرفاء عرب کو اس دن تقسیم
یہ ترجیح دی۔ ایک آدمی کے کھانا تقسیم
عدل کے ساتھ نہیں کی گئی۔ میں نے کہا میں
اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پڑ دی دیا۔ جب میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی
تو آپ کا چہرہ بارک سُرخ ہو گیا۔ پھر
آپ نے فرمایا کہ اگر اللہ اور اس کا رسول
بھی عدل نہ کرے تو کون عدل کرے گا۔
اور فرمایا اللہ مونی پر رحم کرے اس سے
زیادہ تکلیف ان کو دی جاتی تھی اور وہ
(رباًقی صفحہ ۵ پر)

سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ
سلمانوں کو جو مصیبت پہنچتی ہے خواہ وہ
کسی قسم کی ہو، بیماری ہو، رنج ہو، غم ہو
تکلیف ہو ایسا ہو، حتیٰ کہ اسے ایک کائنات
بھی پہنچے، اللہ تعالیٰ اس کے حلقہ میں اس
کی خطا میں معاف کر دیتا ہے۔ (بخاری سلم)
 المصیبت عنایتِ الہی کی دلیل ہے
حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے
موت کی آرزونہ کرے
حضرت افسوسؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
تم میں سے کوئی کسی مصیبت میں بستلا ہو
تو موت کی آرزونہ کرے، اگر مجبور مجبوب
تو کہے اے اللہ مجھ کو زندہ رکھا اگر زندگی
میرے لیے بہتر ہے اور مجھ کو موت میں
اگر موت میرے لیے بہتر ہے۔

اگلے کام اکٹھا اور

اُن کی استقامت

ایسی حادثہ ہے جیسے تم میں سے دو کو
میر۔ میں نے کہا یہ اس لیے کہ آپ کو دُبرا
ابڑے طے، فرمایا مار جس مسلمان کو کوئی
صیبت پہنچے کا نتے چھیننے کی ہو یا اس
سے نریادہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس
کی برا بیال دور کر دیتا ہے جس طرح
درخت اپنے پتوں کو محاظرتا ہے۔
(بخاری۔ سلم)

حضرت ابو عبد اللہ خباب بن الارت
سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ ایک پادر
سے میک لگائے ہوئے کعب کے ساتھ
میں بیٹھے تھے۔ ہم نے کہایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لیے درود
کیوں نہیں چاہتے، آپ ہمارے لیے دُعا
کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگلی اتوں
میں آدمی پکڑے جاتے، پھر ان کے لیے
گڑھے کھو دے جاتے تھے اور اس میں
ان کو لٹایا جاتا تھا اور آرہ ان کے سروں
پر رکھ کر سر کے دلکش کو ڈیے جاتے
تھے اور لوہے کی لکنگھی ان کے سروں میں
کی جاتی تھی جربدی اور گوشت میں دھنسی
میں صیبت لا کرتا ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ خباب بن الارت
سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ ایک پادر
سے میک لگائے ہوئے کعب کے ساتھ
میں بیٹھے تھے۔ ہم نے کہایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لیے درود
کیوں نہیں چاہتے، آپ ہمارے لیے دُعا
کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگلی اتوں
میں آدمی پکڑے جاتے، پھر ان کے لیے
گڑھے کھو دے جاتے تھے اور اس میں
ان کو لٹایا جاتا تھا اور آرہ ان کے سروں
پر رکھ کر سر کے دلکش کو ڈیے جاتے
تھے اور لوہے کی لکنگھی ان کے سروں میں
کی جاتی تھی جربدی اور گوشت میں دھنسی
میں صیبت لا کرتا ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ خباب بن الارت
سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ ایک پادر
سے میک لگائے ہوئے کعب کے ساتھ
میں بیٹھے تھے۔ ہم نے کہایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لیے درود
کیوں نہیں چاہتے، آپ ہمارے لیے دُعا
کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگلی اتوں
میں آدمی پکڑے جاتے، پھر ان کے لیے
گڑھے کھو دے جاتے تھے اور اس میں
ان کو لٹایا جاتا تھا اور آرہ ان کے سروں
پر رکھ کر سر کے دلکش کو ڈیے جاتے
تھے اور لوہے کی لکنگھی ان کے سروں میں
کی جاتی تھی جربدی اور گوشت میں دھنسی
میں صیبت لا کرتا ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ خباب بن الارت
سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ ایک پادر
سے میک لگائے ہوئے کعب کے ساتھ
میں بیٹھے تھے۔ ہم نے کہایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لیے درود
کیوں نہیں چاہتے، آپ ہمارے لیے دُعا
کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگلی اتوں
میں آدمی پکڑے جاتے، پھر ان کے لیے
گڑھے کھو دے جاتے تھے اور اس میں
ان کو لٹایا جاتا تھا اور آرہ ان کے سروں
پر رکھ کر سر کے دلکش کو ڈیے جاتے
تھے اور لوہے کی لکنگھی ان کے سروں میں
کی جاتی تھی جربدی اور گوشت میں دھنسی
میں صیبت لا کرتا ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ خباب بن الارت
سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ ایک پادر
سے میک لگائے ہوئے کعب کے ساتھ
میں بیٹھے تھے۔ ہم نے کہایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لیے درود
کیوں نہیں چاہتے، آپ ہمارے لیے دُعا
کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا اگلی اتوں
میں آدمی پکڑے جاتے، پھر ان کے لیے
گڑھے کھو دے جاتے تھے اور اس میں
ان کو لٹایا جاتا تھا اور آرہ ان کے سروں
پر رکھ کر سر کے دلکش کو ڈیے جاتے
تھے اور لوہے کی لکنگھی ان کے سروں میں
کی جاتی تھی جربدی اور گوشت میں دھنسی
میں صیبت لا کرتا ہے۔

سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ
سلاموں کو جو مصیبت ہمچلتی ہے خواہ وہ
کسی قسم کی ہو، بیماری ہو، رنج ہو، غم ہو
تکلیف و ایندا ہو، حتیٰ کہ اسے ایک کائنات
بھی پہچھے، اللہ تعالیٰ اس کے حلہ میں اس
کی خطا میں معاف کر دیتا ہے (ابخاری سلم)

مصیبت عنایتِ الحکیمی دلیل ہے

حضرت ابن مسعود سے روایت
کرنبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

ایک بار میں حاضر ہوا۔ آپ کو ہمارت تھے
میں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ کو ہمارت
اور سخت ہمارت سے فرمایا ان محمدؐ کے

ایسی حالت ہے جیسے تم میں سے دو
میر۔ میں نے کہا یہ اس لیے کہ آپ کو دُ
اگر طے، فرمایا مار جس مسلمان کو کو
معیت پہنچے کا نئے چھپنے کی ہو یا اس
سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب ا
کی برا یا دور کر دیتا ہے جس طے
درخت اپنے پتوں کو محاظاتا ہے۔
ر. بخاری۔ سلم)

حفت ابو سہر رضیٰ سے روایت
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فر
اللہ تعالیٰ جب کسی کے ساتھ بجلائی کر
چاہتا ہے ترا سم کو کسی مصیر
میں سبت لے لاتا ہے۔
(سخاری)

بے کہ مجھ سے اب عباش نے کہا کیتے
دکھاؤں تم کو ایک جنت والی عورت
نے کہا ماں۔ کہا یہ کامی عورت ہے۔ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور
مجھے مرگ کا دردہ پڑتا ہے جس سے میں بے
ہر جاتی ہوں۔ آپ اللہ سے میرے
دعا کیجھے۔ آپ نے فرمایا اگر تو صبر کر
تو تیرے یہے جنت ہے اور اگر تو پھر
تو میں اللہ تعالیٰ سے تیری عافیت

دعا کر دل اس نے کہا میں صبر کروں گی۔
آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میں بہ
نہ ہوں۔ د. بخاری - مسلم

ایزادیں والے کے یہ لے دُ

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے رو
ہے کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کے ایک نجی کار حکما سرت، ساند کرتے ہو

دیکھوں گے۔ یہ سرسری کی طور پر اسلامیتی ہو۔ ان کی قوم اسلامیت کا نمایاں نمونہ ہے۔

پھر سے خون پر بختی جاتے تھے
بختی جاتے تھے اے اللہ میری قوم
دے اوہ نہیں جانتی (بنخاری) ۱

میت کا ہول کافرہ

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو یہ
سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محبوب کے صدھ پر صبر کا صلح

حضرت ابو ہرثیا سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے اس مومن
بندے کے لئے جنت کے سوا اور کیا
صدھ ہو سکتا ہے کہ جس کے محبوب کو
رلے اور وہ اس آخرت کی خاشر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میز
پر صبر کرے۔ (بخاری مسلم)
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مُنْ
ظا عکون میں صبر اور احشر کی
بے فرماتے تھے، بیشک اللہ عز و جل جب
خواہش کے ساتھ موت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ
یمن نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
ظاہرون کے متعلق سوال کیا اپنے فرمایا
کہ وہ عذاب ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
اپے کی بندے کی اسی دو جبوب
بیرون کے ساتھ آزمائش کرتا ہے (یعنی
اس کی آنکھیں جاتی رہتی ہیں اور وہ صبر
کرتا ہے تو ان کے عرض میں جنت
کر دے عذاب ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
(بخاری)

عَارِضُهُ بِكَوْسِبَر لَرَ لَے كَا الغَام میں سے جس پر جا ہتا ہے بھی جلے اللہ
تماند نے اس کو مومنوں کے لیے رحمت
حَفْرَ عَطَّلًا ابْنَ الْبَرْ بَاجَ سَمَوَاتِ

شکر داد



فریما کر جو ظاہر ہو جائے اب سمجھ لیں جب عورت چہرہ کھول کر باہر نکلے گی تو اظہار ہو گایا ظاہر سرگاہ کیا اس کو لوں کمیں کے کہ بلا اختیار ظاہر ہو گیا ہے؟ پھر یہ بھی واضح رہے کہ آیت میں ناحرم کے سامنے ظاہر ہونے کا ذکر نہیں ہے عورت ٹوں کی پرده دری کے حامی یہاں ناحرموں کو گھمیٹ کر فوڈے آئے حضرت ابن عباس کے کلام میں ناحرموں کے سامنے عورت

کے چہرے اور کفین کے ظاہر ہونے اور مسعود کی تفسیر کو چھوڑا جب کروہ پرانے صاحبی میں سبقین اولین میں سے ہیں، جن کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم کو بعد اب اپنے زوجی میں کوئی ہر سارے پڑھ پہنچ رہنا میں لگی ہوئی ہر سارے پڑھے اور جہرہ کھلا رہتا ہے اگر جہرہ کا پرده نہیں تو ناحرم مردوں کی طرف کی نظر پڑھ لے تو یہ جائز ہے۔

لگوں میں یوں ہی بے دینی ہے اور عفت و صحت سے دشمنی ہے اور پرسے اسخیں یہ رفت کے مفتی بھی مل کے جنمول نے کہہ دیا کہ جہرے کا پرده نہیں ہے اگر جو انہوں نے تو درجہ تسبیح میں ہے ان جاہل مفتیوں نے نہ آیات اور احادیث کو بھی اس سے عورت ٹوں کے بے پرده ہو کر دیکھا اور زیر سوچا کہ عورت بے پرده کو صرف جہرے تک محدود نہ رکھے گی۔

کہ ہے کہ اس سے پڑھ اور پرکنی پڑھ لے تو اس سے عورت ٹوں کے بے پرده ہو کر باہر نکلے کا جواز ثابت نہیں ہوتا کیونکہ نفایت کے خلاف تھی اس لیے اس سے تو اس اظہار نہیں فرمایا جائیں یہ نہیں فرمایا کہ عورت ٹوں ناٹھر ہو جائے اور کفین مسغول ہیں بلکہ یوں

دنساء المؤمنين يَدْنِين عَلَيْهِنَّ
وَالْعُورَتُوْنَ كَمَا كَيْا حَالٌ بَيْهِنَّ عَلَيْهِنَّ
وَمِنْ جَلَابِبِهِنَّ رَايَتِنَّ بِيَوْنَوْلَ
سَتَّ اَدْرَسَ جَازِدِيَوْلَ سَتَّ اَوْرَدِسَرَ
مُسْلِمَانُوْلَ کَيْ بِيَوْنَوْلَ سَكَبَ دِيَكَوَلَ
اوْ بِرَبِّنَیْ چَادِرَ کَھَصَ کُونْچَارَ کِیْرَکَیْنَ.
رَايَتَ کَوْ عُورَتُوْنَ مِنْ پَھِيلَا يَا اَوْ دَانَ
مِنْ الْعَلَمِ لِجَهَلَا كَامِدَاقَ بَنَ گَيْ
نَفَرَ مِنْ اَنْسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ اَنْ يَغْطِيْنَ
وَرُسْهَنَ وَوْجَهَنَ بِالْجَلَابِبَ
سَلْتُمُوْهَنَ مَتَاعًا فَسْلُوْهَنَ مَنَ
وَدَاءَ حَجَابَ اَوْرَتَمَانَ سَكَى بِرَتَنَ
الْاعِيَنَا وَاحِدَّ الْيَعْلَمَ اَنْهَنَ حَرَاثَرَ
(المعالم النشرية ص ۳۴۵) يعني مونین
کی چیز کا سوال کرو تو ان سے پرده کے پیچے
کی عورت ٹوں کو حکم دیا گیا کروہ اپنے رسول
سے مانگو) پر یہی اور غور کیجئے کہ اگر جہرہ
کو اور چہرہ کو بڑی بڑی چوری چکلی
چادر ووں سے دھانک رہا کیں صرف ایک
سے مانگنے کی کیا ضرورت ہے؟ یوں بھی
عورت میں عام طور سے گھروں میں ننگی تو
نہیں دیتی ہیں عموماً ہاتھ اور جہرہ کھلا رہتا
ہے اگر جہرہ کا پرده نہیں تو ناحرم مردوں
کو کوئی چیز لینے کے لیے پر دے کے
باہر سے طلب کرنے کا حکم کیوں فرمایا؟ تو
معلوم ہوا کہ الاماٹھر منہا کی تفسیر و جہار کفین
منسوب ہے معلوم ہوا کہ انہوں نے جو یہ
فرمایا کہ الاماٹھر منہا کے دب و اور
کفین مراد ہیں اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ
کھلا چہرہ کے کر ناحرم کے سامنے آ جایا
پر دلالت کرتا ہے اس سے ان جاہل
کوئی یا چہرہ کھول کر باہر نکلا کریں جب انہوں
کی بات ہوئی تردید ہو گئی جو یوں کہتے ہیں
کہ جہرہ کا دھانک اپنا اعلیٰ و افضل ہے وجب
نہیں ہے۔

اب سورہ حزادہ کی ایک آیت ہے:
ادراشاد ربانی ہے:
یا پھا البُنْبَیْ قَلْ لَازْدَاجَكَ وَمَنْتَكَ

در کفین فرمایا ہے اس سے ان کے نزدیک
گھروں میں رہتے ہوئے چہرہ اور ہاتھ کھلے
رہئے کا اجازت مراد ہے۔

شیطان برسے برسے و سوے
ڈالتا ہے اور گراہی کے راستے دکھاتا ہے
اس نے پرده کے مخالفین کو یہ بات سمجھائی
ہے کہ پرده کا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی ازواج مطریات کے لیے ہے اور
وہ ان بھی کے لئے مخصوص ہے ان لوگوں
کو اس بحالات کی تردید سورہ حزادہ

کے الفاظ سے واضح ہو ہے کہ پرده کی سے
کیونکہ اس میں لفظ و نساء المؤمنین مٹ
موجو ہے پھر ایک سوچی بھروسہ انسان
بھی اب نہ خود خدا ہو یہ سمجھنے پر بھروسہ
جاناتا ہے کہ جب ازواج مطریات کو پرده کرنے
کا حکم ہے جو کے بارے میں داڑداجہ
امہاتھمہ اور آپ کی بیویاں ایساں
والوں کی مائیں میں فرمایا ہے جو پرکی موسن
کی بڑی نظر پڑنے کا احتمال ہی نہ تھا اور ان
عورت ٹوں کے بارے میں پرده کا حکم کیوں نہ
تھا تو کافی کی طرف تصدی اور بڑی نظریں اٹھائی
جائی ہیں اور جو خود مردوں کو اپنی طرف
مالی کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں؟ کیا کسی صحیح
العقل انسان کی سمجھی یہ بات آسکی ہے
کہ بڑی چادر ووں سے اپنے سر اور
چہرہ کو دھانک رہیں اور دیکھنے کی ضرورت
کے صرف ایک آنکھ کھلی رہے تو معلوم ہوا
کہ الاماٹھر کی تفسیر میں جو انہوں نے دب و

زمانہ کی تدبیح جاملیت کی طرح ہے پرده
کر خاندان بیوت کی چند خاتیں کو پرده کا
حکم دے کر امت کی کروڑ ہا عورت ٹوں کو قدم
زمانہ کی تدبیح جاملیت کی طرح ہے پرده

زوری ۱۹۹۶ء

خوب یاد رکھو غصہ ہو یا رضا مندی، خوشی
ہو یا سعیت، ہر حال میں احکام شریعت
کے پابندی کرنے لازم ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مج
د عمرہ کے مسائل بیان کرتے ہوئے ارشاد
فرمایا ہے کہ لا تتفقب المرأة المحرمة
(مشکوٰۃ ص ۲۳۵) یعنی احرام والی عورت
نقاب نہ ڈالے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا
ہے کہ زمانہ نبوت میں عورت میں چہروں پر
تعاب ڈال کر باہر کلتی تھیں۔ یاد رکھو کہ
حکم یہ ہے کہ عورت حالت احرام میں چہرہ
پر کپڑا نہ ڈالے۔ یہ مطلب سمجھیں ہے کہ
نامحرموں کے سامنے چہرہ کھلا رہے۔ یہ جو
عورتوں میں مشہور ہے کہ احرام میں پردہ
نہیں، یہ غلط ہے اس غلط فہمی کو حضرت
عائشہؓ کی ایک حدیث سے درکر لیں۔
انھوں نے فرمایا کہ ستم حالت احرام میں حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے گزرنے
والے اپنی سواریوں پر ہمارے پاس سے
گزرتے تھے تو ہم اپنی چادر کو اپنے سر
سے آگے بڑھا کر چہرہ کے سامنے نکلا
لیتے تھے جب وہ لوگ آگے بڑھ جاتے
تو ہم چہرہ کھول لیتے تھے.
(مشکوٰۃ المعانی ص ۲۳۶)

ملدی ہے کہ احرام دالی عورت اپنے
چہرہ کو پڑانے لگائے اس کا مطلب نہیں
کہ کوئی محرموں کے سامنے چہرہ کھر لے.

معلوم کرنے کے لیے آئی ہو اور نقاپ دے
ہوئے ہو؟ حضرت ام خلاد نے جوا
دیا: اگر بیٹے کے بارے میں مصیبت
ہرگئی ہوں تو اپنی شرم و جیسا کھوکر ہر
 المصیبت زدہ نہ بنوں گی۔ (یعنی جیسا کا چلا
اسی مصیبت کی چیز ہے میںے بیٹے کا
ہو جانا)

حضرت خلاد کے پر چھنے پر حضور ص
علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تمہارے بے
کیلے دشمنوں کا ثواب ہے ابک
نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیوں ؟ اور
فرمایا اس لیے کہ اسے اہل کتاب نے
کیا ہے (سنابی داود مص ۲۳۶)
اس داعے سمجھی ان مغربیت
مجتہدین کی تردید ہوتی ہے جو چہرہ کو پر
سے خارج کرتے ہیں اور بحکمت
ہے کہ پرده ہر حال میں لازم ہے رہ
یا خوشی نامحرم کے سامنے بے پرده
آنائی ہے۔ سب سے مرد اور تیر
طرزا خیار کرتے ہیں کر گو یا معیبت
وقت شریعت کا کوئی قانون لا گونہ نہیں
جب گھر میں کوئی موت ہو جائے گی تو
بات کو جانتے ہوئے کہ نوحہ کرنا

منع ہے عورت میں زور زور سے لونہ کر
میں جنازہ گھر سے باہر سکا لا جاتا۔
عورت میں درد اڑکے باہر تک اس کی
چلی آتی رہی اور پردہ کا کچھ خیال نہیں کر

آیت کریمہ یا یہا الذین امن
تدخلوا بیوت النبی را خذک
فرمادی۔ (بخاری ص ۷۷۶)

کے کا حکم دیتے تو اچھا ہوتا اس پر
اللہ تعالیٰ نے پرده دالی آیت نازل فرمائی
(بخاری ص ۲۰۶)

صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ڈال دی
حضرت اُنھیں کو اندر آنے نہیں دیا۔
سوال یہ ہے کہ اس سے پہلے جب
انھیں گھر میں اندر آتے جاتے تھے
اس سے ظاہر ہے کہ پردہ کی آیت میں
نا محروم کے سامنے چہرہ ڈھانکنے کا حکم
نازول ہوا کیونکہ اس سے پہلے سمجھی کپڑے
چھپنے والے سچی بیٹھی رکھتی تھیں۔

حضرت انسؓ کی ایک روایت اور
یہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب بنت جحشؓ کے
ساتھ گزار کر صبح کو دیکھ کیا تو خوب
بڑی دعوت کی لوگ آتے رہے کہا تے
رہے اور جلتے رہے کھانے سے فارغ
ہو کر سب لوگ پلے گئے لیکن تمیں صحابہؓ
رہ گئے وہ باتیں کرتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج میں چیا بہت تھی۔ آپ نے
اک سے نہیں فرمایا کہ تم پلے جاؤ بلکہ خود حضرت
عائشہؓ کے حوالہ میں کہے گئے۔ جب

میں نے آپ کو خبر دی کہ وہ لوگ چلے گئے
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف
لے آئے۔ میں آپ کے ساتھ حب عادت
داخل ہونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے میسر اور آپ نے درمیان پر رہ ڈال
دیا اور اللہ تعالیٰ نے آیت حجابت یعنی

ہو کر باہر پہنے کل اجازت دے دی ہو۔
احادیث میں پردے کا حکم
اب احادیث شریفہ کا مطابعہ کیجئے۔ ان
اور اُس میں گزر چکا ہے کہ جب غزدہ بنی المصطلق
کے موقع پر حضرت صفوان بن معطل منہجی حضرت
عاشرہ زین پر نظر پڑی اور حضرت عائشہؓ کی
نے ان کے انا اللہ وانا الیہ راجعون
پڑھنے کی آواز سنی تو حضرت عائشہؓ کی
آنکھ کھل گئی اور انہوں نے فوراً اپنا چہرہ
ڈھانپ لیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ صفوان نے مجھے
پردہ کا حکم نازل ہونے سے پہلے دیکھا
تحا اسی سے سمجھو لیا جائے کہ پردہ کا جو حکم
نازل ہوا تھا وہ چہرے سے بھی متعلق تھا
ورنہ انھیں چہرہ ڈھانپ کئی اور یہ بیان
کرنے کی ضرورت نہ تھی کہ انہوں نے مجھے
نہ ول حجاب کے حکم سے مدد دیکھا تھا۔

رسول مسیح کے مکانے پر ہے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایسی محترمہ حضرت ام سلمہ کے پاس تھے وہ میں ایک بھڑا بھی تھا! اس نے حضرت ام سلمہ کے بھائی سے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ٹھانوں کو فتح کر دیا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی ستادول گا جو ایسی ایسی بے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لوگ ہرگز تم پر داعل نہ ہوں۔

حضرت انسؓ نے بیان فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز کے مسئلہ سے دھوکا
کھانے والوں کی کھلابی

کوچہ الامد فانہ یحرم النظر الى
وجہها ووجہ الامد اذاشک فی
الشهوة اما بدونها فیاج ولو جمیلا
کما اعتمده الكمال.

معقول پر الله تعالیٰ کی رحمتیں ہوں جن کو
الله تعالیٰ نے متینہ فرمایا کہ ایسے لوگ بھی
جائز کہا ہے وہ اس صورت میں ہے بب کہ
دیکھنے والے کو شہوت یعنی نفس و نظر کے مزے
کے سامنے چہرہ کھولنے پر استدلال کر سکتے
ہیں اس لیے انہوں نے کتاب الصعلوۃ میں نماز
میں داخل نہیں ہے اسے نامحروم کے
سامنے چہرہ کھولنا کیسے ثابت ہوا؟ نماز میں
بسم اللہ عز وجلہ کامیلہ اور سے اور نامحروم
کے سامنے چہرہ کھولنے پر مختار شرط الصعلوۃ کے
دیکھے امام در مختار شرط الصعلوۃ کے
بيان میں ہرو یعنی آزاد عورت کی نماز میں
بڑہ پوشی کا حکم بتاتے ہیں تھے ہیں:
وللحرة جمیع
بدنه حتی شعرها النازل فی الاصل
خلال اللوح والکفیف و القدمین علی
المعتمد.

اس میں یہ بتایا کہ نماز میں آزاد عورت کے
لیے چہرہ اور تھیلیاں اور دنول تدم کے
سلامہ سارے بن کادھا مکنا لازم ہے یہاں
تک کہ جرباں سر سے لگکے ہوئے ہوں ان
کا دھا مکنا بھی ضروری ہے اس کے بعد
لکھتے ہیں:

فان خاف الشهوة اوشك
امتنع نظره الى وجهها فحل النظر مقيد
بعد الشهوة والافحرام
یعنی نامحروم عورتوں کی طرف دیکھنا منوع ہے
اگر شہوت کا اندریشہ یا شہوت ہو جلنے کا
وتعن العراء الشابة من كشف
الوجه یعنی رجال لانه عورۃ، بل
لخوف الفتنة، کمس، واد من امن
الشهوة لانه اغاظظ ولذائثت به حرمة
الصعاشرة ولا يجوز النظر اليه بشهوة

کاشک ہر لپ نظر کا مصالل میں اس صورت
کے ساتھ مقید ہے کہ شہوت نہ ہو ورنہ حرام
ہے اسے معلوم ہر اک جن حضرات نے حضرت
ابن عباس کی تفیری الا وجھها و لفیحہا کو اغتیار
کر کے نامحروم کے سامنے چہرہ کھولنے کو
جائز کہا ہے وہ اس صورت میں ہے بب کہ
دیکھنے والے کو شہوت یعنی نفس و نظر کے مزے
کا خوف یا شک نہ ہو۔

اکاے سمجھدیا جائے کہ اس زمانے میں
جو عورت چہرہ کھول کر باہر نکلے گی اس پر نظر
ڈالنے والے مرد عمدًا شہوت والے ہیں یا
 بلا شہوت والے ہیں۔

اسلام میں جیا اور شرم کی بہت اہمیت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا، جیا اور ایمان دنوں ساتھ ساتھ میں
جب ایک امحایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اتحاد
یا جاتا ہے (مشکوہہ من ۲۲)

جیا کے تقاضوں میں جہاں نامحروم سے
پر وہ کنایہ و بال مدد کے آپس کے اور
عورتوں کے آپس کے پر وہ کے بھی احکام
ہیں جو حضرت ابو سعید صدریؓ نے بیان فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے
کہ کوئی مرد کسی شرم کا دل کی جگہ کونہ لیکے
اور نہ کوئی عورت کسی عورت کی شرم گاہ کو
دیکھے اور نہ و مرد کپڑے اتار کے، ایک
کپڑے میں لیٹیں اور نہ دعورت میں کپڑے
ایک کپڑے میں لیٹیں، رواہ سلم

لخت تباہی گیا ہے بلکہ اس پر بھی لخت تباہی
گئی ہے جو اپنی خوشی اور اختیار سے ایسی
جگہ کھڑا ہو جائے جہاں دیکھنے والے اسی
نظر والیں پر شریعت میں حلال نہ ہے۔
اگر کوئی عورت بغیر پر وہ کے بازار
میں یا میلہ میں یا پارک میں چلی گئی جس کی دلیل
دو جھے غیر دو لئے دیکھو یا تو وہ
مردا و عورت اس لخت کے سختی میں ہوے
اسی طرح کوئی نامحروم عورت اپنے رشتے دار
یا غیر رشتے دار سے پر وہ نہ کرے تو نامحروم
مردوں کو اس کی طرف دیکھنا جائز نہیں
ہو جاتا۔ پر وہ حکم شرعی ہے خود عورت کی
اجازت سے یا اس کے شوہر کی اجازت
دو جگہ پیش آتی ہے اول تو پھر پیدا ہونے
کے وقت دوسرا بھی ضروری علاج کے موقع
میں پیش آتی ہے اس میں بھی اضطرورۃ
تندفع بقدر اضطرورۃ کا لحاظا
کرنے لازم ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ضروراً
جتنے بدن کا دیکھنا ضروری ہے معاون بس
آجانا گناہ ہے لوگ مسلم خواتین کو بے جیا
نصرتی لیڈر یوں کے روپ میں دیکھنا چاہتے
اے قدر دیکھو سکتا ہے۔ مثلاً اگر ران میں زخم
ہیں ایک سلمان عورت کسی کافر عورت کی
نقل کیوں اتارے؟ ہمارا دین کا مل سے
رسیں اپنے دینی امور میں یاد نیادی سائل
میں کافر کی تقلید کرنے کی کیا ضرورت ہے؟
حضرت سنت سے مسلموں کیے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کہ اللہ کی
لخت ہے ہر دیکھنے والے پر اور جس کی
لگانے سے تصرف انجکشن لگانے کے لیے
طرف دیکھا جائے اس پر بھی۔ (مشکوہہ من ۲۰۰)

ذرا سی جگہ کھولی جائے اور جس جگہ کو علاج
کی ضروری ہے ڈاکٹر ب JACKIM کو دیکھنا جائز ہے
دوسرے لوگوں کو دیکھنا جائز نہیں جو وہاں
ہے جس میں بطور قاعدہ کیلئے ہر نظر حرام کو سبب
مختالوں کا اعلیٰ معیار ۔ جیمور اسوس کا طرہ امتیاز
مختالوں کا اعلیٰ معیار ۔ جیمور اسوس کا طرہ امتیاز

قدستہ ذائقہ دیا
جیمور اسوس نے خود کی

ایشل افلاموں ننان خطایاں
ڈرائی فروٹ بری انجیر بری
ملائی کھا جائے گلب جس من

ضم قسم کے لذت
اور مختلف اخواں کی ذائقہ دار
ہمہ سائیاں

جیمور
اسوس
فون: ۰۳۸۲۱۸ • ۰۳۹۱۳۸
مختالوں کا اعلیٰ معیار ۔ جیمور اسوس کا طرہ امتیاز
مختالوں کا اعلیٰ معیار ۔ جیمور اسوس کا طرہ امتیاز

۱۲ فوری ۱۹۹۸ء

کے حصول میں انسانوں کی ایک بڑی تعداد
کے لیے کافیت کا سبب بنے۔

ایک حریت انگریز رپورٹ:

حال ہی میں تعلیم نسوان کے سطھ میں
منعقدہ ایک سینما نے کہا اس جائز
عنوان پر نیو ٹھنڈے نے بتایا کہ یونیورسٹی میں
بیس فی صد طالبات ہیں نیکن گولڈ میڈل
پانے والوں کی تقریب میں تنقیق مدارکیاں
ہوتی ہیں

تعلیم نسوان کی افادیت:

لڑکیوں کو ان پڑھا اور باتیں رکھنا ایسا ہی
ہے جیسے کوئی پہنچا دفت ساری عمر
پھول اور چپل سے محروم رہ گیا ہے۔ ایک
لڑکا کا تعلیم سے پورا خاندان روشنی ہو
جاتا ہے اور جس گھر میں جائے گی عزت
پائے گئی اپنے بچوں کو گھر میں پڑھانے کے لیے
خاندان کے بچوں کی رہبری کرے گی،
ہمارے تجربے میں یہ بات اُنہیں کہ جو بلہ
میں کا سیاپ ہو گئیں ان کی شادی جلد پر گھر
ان کی وجہ خاندان کی آمد فی میں اضافہ ہوتا ہے
یا انہیں اس کا بڑا فائدہ ہے ہر تابے
کروہ نے گھرنے والوں میں اپنے آپ
کو ڈھانے کی صلاحیت اپنے میں پاتی
میں پڑھی بکھری ہو سارے خاندان میں ایک
جگہ کاتا ہے جسے صورت و شکل کے ساتھ

اس کا ثبوت یہ ہے کہ اگر مفت مسجد نبوی
میں مردوں کی درس کا ہاتھ نہیں تو نبی علیؐ کا گھر
عورتوں کی درس کا ہاتھ نہیں (مفت میں لا خلاق
میں ۹۶ ع) اس سے یہ بات بخوبی واضح ہو
جاتی ہے کہ عبید نبوی میں مردوں کی تعلیم کے
ساتھ ساتھ خواتین کی تعلیم پر کس قدر اعتماد
تھا اور یہی سب سے ایسے اصحاب کرام
یکن انفس اسلام کی ان تعلیمات کے
کے استفادے کا نزد کہ ملتا ہے۔

ایک طنڈر یہ اسلامی تعلیمات ہیں جس
سے پتہ چلتا ہے کہ عورتوں اور مردوں کے

ہم زنیں کیا اور اسی کا تبھے ہے کہ آن بھی
لڑکیوں کی تعلیم کا مسئلہ ہمارے عاشر
کی بے تو جبی اور بے حصی کا مسئلہ ہے اگر آپ
علماء کی ایک بڑی اکثریت نے خواتین کی تعلیم
کے سطھ میں ایسا ذمہ دار فہریہ بننا بھی کیتھی
میں کبھی تعلیم کو صرف شرعاً و امراء میں محدود
کیا گیا اور کبھی تعلیم کی درجہ بندی کی کمی کہ
خواتین کے لیے صرف دینی مذورت کے بعد
تعلیم دینے پر زور دیا گیا اور کبھی اس کی

حوالہ شکنی:

ہم نے بعض اہل علم کو بھی یہ کہتے ہوئے
ہمیں کوئی خلافت کی گئی۔ خواتین کی تعلیم کے سطھ
میں اس محدود نظریہ کے باوجود لڑکوں کے
 مقابلے لڑکیوں کے لیے کوئی خاطر خواہ تبلیغی
استظام نہیں کیا گیا۔ جس طرح عبید نبوی میں
مردوں کے مقابلے عورتوں کی تعلیم و تربیت
کا خصوصی انتظام تھا اس زمانے میں یاد کی
حوالہ شکنی کرتے ہیں، کسی اعتبار سے
اگر ماں بھی یا جائے کہ یہ بات صحیک ہے
مدرسے کا راج نہ تھا اگر مردوں کے لیے
کوئی مدرسہ تامم کیا جاتا تو نبی رحمت لا زما
عورتوں کے لیے الگ مدرسہ قائم کرتے۔

کی تو اس کے لیے جت ہے؟ مالا نک لڑکوں
کی تعلیم و تربیت پر بھی یہیں اجر سے مگر
آپ نے خواتین کی تعلیم و تربیت اور ان سے
حسن سلوک پر جنت کی بشارت سنائی گویا
زمانہ جاہلیت کے اس تصور کو بالکل دفن
کرو یا جس میں روزیاں مال باب پر بوجہ بھی
جاتی تھیں، اسلام نے خواتین کی تعلیم و تربیت
کی اہمیت بتا کر انسان کے لیے سب سے
پہلا مدرسہ (مال کی گود) کی حیثیت واضح کر
دی ہے کیونکہ بچوں کی تعلیم و تربیت مال
کی گود سے بڑی ہوئی ہے۔ اگر ماں بھاول ہو
 تو پچھے پر اس کے منفی اثرات سے کوئی بھی
علماء کی ایک اکثریت نے خواتین کی تعلیم
کے سطھ میں ایسا ذمہ دار فہریہ بننا بھی کیتھی
میں کبھی تعلیم کو صرف شرعاً و امراء میں محدود
کیا گیا اور کبھی تعلیم کی درجہ بندی کی کمی کہ
خواتین کی تعلیم سے

حضرت عائشہؓ کا علمی مقام:

حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ کی
صاحبزادگی اور جگہ رسولؐ حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے نہ صرف عام صحابہ دین کی تسلیم
حاصل کرنے آتے بلکہ دینی، سماجی اور سیاسی
معاملات میں صحابہ کرام کی رہنمائی بھی فرماتیں
جنت کی بشارت دی ہے حضرت ابو سعید
خورقی اپنی امتداد سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس
نے تمین لڑکیوں کی پر درش کی، ان کو ادب
نعلانہ فہیماں جو علمی لحاظ سے نقصان دہ تھیں
ان کو دو کرنے کا سہرا حضرت عائشہؓ کے

طلب اعلمه فریضۃ علیہ مسلم و مسلمة
علم حاصل کرنا ہے مسلمان مرد و عورت پر فرقہ ہی،
اس کے علاوہ اسلام نے خواتین کی تعلیم پر
بہت سے ملیل القدر صحابہ کی ملکی، دینی اور
سامجی اصلاحات بھی انجولانے کییں ہیں،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس
نے تمین لڑکیوں کی پر درش کی، ان کو ادب
نعلانہ فہیماں جو علمی لحاظ سے نقصان دہ تھیں
ان کو دو کرنے کا سہرا حضرت عائشہؓ کے

لعلہ عجماء اطراء عجماء

حائثات کی ابتداء سے لے کر
آج تک ہر زمانہ اور ہر دور میں تعلیم کی اہمیت
مسلم رہی ہے اور اس کی شہادت کائنات
کو علم کے درجات میں کیا جائیں رہی
ہے؛ وعلم ادم الاساء علیہما (القرآن)
اللہ تعالیٰ نے حضرت ادم علیہ اسلام کو تمام
جززوں کے ناموں کا علم سکھایا۔

علم انسان کے لیے ایک ایسی دولت
ہے جس پر کسی کی اجازہ داری نہیں ہے انسان
کو اسے حاصل کرنے کی آزادی ہے عورت،
رہنما، آزاد اس میں کسی کی کوئی تحریکیں
نہیں اس سطھ میں قرآن کریم کی یہ آیت
ہمارے لیے واضح شان ہے۔

قل حلیستوی الذین بیل مون
والذین لا یعلسوں۔ (القرآن)
ولے بیں آپ پر بردیجئے کہ کیا عالم اور
بھاول برادر ہوئے ہیں؟)

ستقبل کو سنوارنے کے لیے دوڑ دھوپ
شروع ہو جاتی ہے کوئی کسر نہیں جھوڑی جاتی
یہاں تک کہ جائز و ناجائز کی بھی پرواہ نہیں
ہوتی، ملال و رام کی بھی تیز اٹھو جاتی ہے۔
آدمی اولاد کے لیے سخیل بنا جاتا ہے
کنجوس پر جاتا ہے بیادری کے موقع پر
بزرگ دکھاتا ہے پت کی جگہ پول پر کم ہے
جن جاتا ہے پچوں کی محبت غالب آ جاتی
چے سے بعد یہ سے پچوں کا کیا ہو گا؟
دہ کیسے رہیں گے؟ کیسے زندگی جزا یہی کے
ان کے خود دنوں کا انتظام کیا ہو گا؟ ان
کے رہنے سے کا بندوبست کیا ہو گا؟ ہر کب
کی نکر ہوتی ہے دن و رات اسی میں خطاب
وجہاں رہتا ہے۔

بزرگان ملت!

کیا اولاد کی نکر کرنا غلط ہے؟ کیا اولاد
کے ستقبل کو سنوارنے کی سرچ سمح نہیں کیا
اوا، کو اپنے بعد بے یار و بدگار اور
بے سہارا چھوڑ کر جانا صحیح ہے؟ ہرگز
نہیں اولاد کے ستقبل کی نکر ضروری ہے
ماں باپ کافر یعنی ہے ایک ہم ذرا اری
ہے۔۔۔ میکن تھہر ہے۔ دل پر ہاتھ
رکھے اور سوچ کر کہیں ہم اور آپ کی
ولاد کا ستقبل بننے اور سنوارنے کی
نکر کی معاملات میں ہے؟ دین کے لیے
یاد نیکے لیے؟

ہمیں یہ نکر ضرور ہے کہ سہارے بعد

پچوں سکراتے ہیں فضا خوبصوری سے
معطر ہو جاتی ہے بام و درجہک اٹھتے
ہیں ہر طرف زندگی ہی زندگی دکھائی دتی ہے۔
بزدگو اور درستہ ایسیں اپنی اولاد سے
بچے نہ ہوں تو زندگی کے کیف بے سود
نظر آتی ہے۔ کہاں بے فائدہ دکھائی دیتا
اپنی اولاد کی چاہت ہے چاہت ہوئی ہی
چاہیے، سہاری اولاد سہاری آنکھ کا نور
کی محسوس کرتا ہے، خود کو بے دست دپا
دل کا سرو ہے یقیناً ایسا ہی ہونا چاہیے
سہاری اولاد سہارا میں سہارا صبر و فرار ہے
اپنے گھر کے آنکھ میں پچوں کے قیقهے
ڈھونڈتا ہے، پچوں کی منیں، رفنا، شور
ہے، جانی مغلب ہے، اولاد کے بغیر زندگی
ایک ابرا ہم اگلعتالہ ہے جس میں زندگی
ہے نہ خوبصورتی، نہ دل آریزی ہے نہ
دل بستگی، زندگی کی بیکار تہائیوں اور
کچھ تھہر ہے۔۔۔ آتا۔

حیات مستعار کے دیسیں دعیین صحراء میں ساری
بہار ساری دلکشی، پچوں کے دم سے ہے
کیا کوشش نہیں کرتا؟ اکثر و اطیا سے
اتھیں سے در انویں میں بہار آ جاتی ہے
پڑ مردہ کلیاں کھل اٹھتی ہیں زندگی کے
پنچ جاتا ہے
اولاد ہونے پر اولاد کے لیے اولاد
یکا یک آباد ہو جاتی ہیں جگہ کا اٹھتی ہیں

مختصر جلسہ احمد تدیری

لِمَرْسَبُ الْوَالَدَ

ذکورہ بالاما مقاصد کو ہم اس وقت تک
پورا نہیں کر سکتے جب تک کہ ہم عمر توں اور
مردوں کے درمیان تعلیم و تربیت کے سلسلے
میں امتیازی رویہ جاری رکھیں گے۔

لمحة فکریہ

ہندستان میں مسلمانوں کی آبادی ۱۲
تا ۱۵ کروڑ بتائی جاتی ہے ان کی نصف آبادی
۹۰ نی صدور توں پر مشتمل ہے ان میں پڑھی
نکھلی عورتیں صرف ایک فی صد میں اور مسلمان
مردوں میں وافی صدر پر مشتمل ہے یہی میں اس طرح
جملہ بیس فی صد آبادی پڑھی نکھلی ہے اور اسی
فی صد ناخواندہ ہے۔ درسے الفاظ میں
ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ اسی فی صد خطاب میں
یہکہ بخیری را رکھا ہے یہ بات ہماری انسانی
کی خصوصیت کے لئے ہے کہ ہماری نصفے زائد آبادی کو پڑھنے
لکھنے سے محروم رکھا گیا ہے۔

حضرت مسیح اکبر کی تعلیم کا مسئلہ ابھی تک
کسی بخیدگی کے ساتھ ملک میں تحریک کا
مقام نہ حاصل کر سکا اس سلسلے میں ہمارے
ذمہ دار لیڈر رہنا، دانش و راہ علماء حضرات
کو فاض توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی
دنی معلومات میا امنانے اور تبلیغ کے لیے شائع
کا جاتا ہیں ان کا اقتراام آپ پر فرض ہے، لہذا
جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو
سیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی
سے محفوظ رکھیں۔

تعلیم کے بنیادی مقاصد:

لوگوں کی فطری صلاحیتوں کو اباگر کرنا
ان کے طبعی رحمات کو صحیح رخ پر دلانا انھیں
ذہنی و جسمانی عملی اور اخلاقی اعتبار سے تبدیل
کر دین۔ کائنات میں اس کی مرضی کے مطابق

تصرف کریں نیز انفرادی عالمی اور اجتماعی
حیثیت سے ان پر یہ ذمہ داریاں ان کے
خالق و مالک کی طرف سے عائد ہوتی ہیں، میں
ان سے وہ کما حقہ عہدہ برآ ہو سکیں۔

تعلیم کے ذہنی مقاصد:

۱۔ سماج کا نفس خادم/ خادم بنانا۔
۲۔ مملکت کا چھا شہری بنانا۔

۳۔ شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو ہم آہنگی
کے ساتھ سنوارنا۔

۴۔ انفرادیت نشوونما اور خود یہی کی تکمیل کرنا۔
۵۔ زندگی بس کرنے کے لیے پورے طور
سے تیاری کرنا تاکہ وہ اپنی ذات کا تحفظ
کر سکے۔ نام ضروریات زندگی فراہم کر کے

اولاد کرنے کی پرورش و نگهداری کے لیے
سامانی تعلقات کو استوار رکھ کے فرمت کے
تقلیل میں۔۔۔ طریقہ دینے کی ضرورت ہے۔

۶۔ اخلاقی دسیرت اور کردار کو سنوارنا۔
۷۔ صحت مندرجہ میں صحت مندل و دماغ

برداں چڑھانا۔ رفیق تعلیم و تربیت میں
اور اس میں والدین کا بیشک صدور ہے

پڑھی نکھلی تعلیم یا نہ رکھیں میں بات کرنے
کا سلیقہ، تہذیب شاستری اور غدوا عتمادی
ان کی شخصیت کو چار چاند لگاتی رہیں جو ادکنیاں
پڑھی نکھلی نہیں ہوتیں گوہ خوبصورت کیوں
نہ ہوں اکثر انھیں شرمندگی امحانی پڑتی ہے
تیلی دمہداریاں اور سہارے سائل میں (۲۰۰۰ء)

جو ہر سدقہ و صفا از اہمیات (اقبال)

بیگانہ ہے ایسے ایسے اگر مدد کے زن
ہے مشفق و محبت کے لیے علم و ہمزموت (اقبال)

وجود زن بخورت کا وجود اس کا اٹانا

کے لیے سراسر غلت اور بلندی کا راز ہے
اور یہ غلت اور بلندی اس کی بہتر تعلیم اور
تریبیت میں پوشیدہ ہے۔

وجود زن سے ہے تصور یہ کائنات میں زنگ

اسی کے ساز سے ہے زندگی میں سوز دروں
کے ساتھ سنوارنا۔

(۱) قبال

جب عورت پڑھی نکھلی نہ ہو تو تصور یہ کائنات

میں زنگ بے زنگ رہ سکتا ہے۔ ساز کے
تاروں سے زندگی میں وہ سب راگ پیدا

نہ ہو سکیں گے جو ایک اچھی تعلیم و تربیت

کا شہر ہیں۔ اکبر ال آبادی باد جو تعلیم نہیں

کے مقابلہ ہونے کے وہ بھی اس بات کے

وقایل میں۔۔۔ طریقہ دینے کی ضرورت ہے۔

تعذر عورتوں کو بھی دینی ضرور ہے
زندگی جو بے پڑھی ہو وہ بے خور ہے

ایسی معاشرت میں سرسری فتوح ہے
اور اس میں والدین کا بیشک صدور ہے

پڑھی نکھلی نہیں ہوتیں گوہ خوبصورت کیوں
نہ ہوں اکثر انھیں شرمندگی امحانی پڑتی ہے

اجتناب المنشی فذاللہ و تابۃ
لهم من الناز (رابعہ جدید)
اپنی اولاد کو امر پر عمل کرنے اور زنا ہی
سے بچنے کا حکم دو۔ یہ پیغمبر انھیں جہنم کی
آگ سے بچاتے گی۔

حضرت علی کرم اللہ و جد فرماتے ہیں
کہ اپنی اولاد کو جب نبی حب اہل بیت اور
تلاؤت قرآن مجید کی تعلیم دو۔ حضرت سعد
بن ابی و معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ
جس طرح قرآن کی سورتیں سیکھتے تھے اس
طرح مغازی رسول کو جھی سیکھتے تھے جو حضرت
عمر بن فرماتے ہیں اپنی اولاد کو گھر سواری
تیراندازی اور تیر اکی سکھا۔

آج کے دور میں گھر سواری اور تیراندازی
کی جگہ سائکل اور بندوق نے لے لی ہے
لہذا یہی سکھانا چاہیے یعنی بچوں کو ابتداء
ہی سے بجا بدنانا چاہیے۔ مجاہدات زندگی
گزارنے والا بدنانا چاہیے بزرگی کم ہستہ
اور عیش دعشت کے کاموں اور اس قسم
کے ماحول سے دور رکھنا چاہیے۔

آجھ کو بتاؤں میں تقدیر امام کیا ہے
شمشیر و سنان اول طاؤں رب باب خڑ
منزہ حضرات! ابتداء ہی سے بچے کا
ماحول سے دور رکھنا چاہیے۔
سینے۔ مشہور بزرگ عارف باللہ حضرت
سہیل بن عبد اللہ شریعی کہتے ہیں میں
بہت چھوٹا تھا تھجھے اپنے ماحول محمد بن

جلائیں گے ابھی لائی پر چلے کا خراب لائی
کو جہنم کی آگ سے کیسے بچاتے گا؟ وہ
اعمال کر کے جو جہنم سے بچانے والے
ہیں اور ان اعمال کا ماحول بنا کر جن میں
اہل و عیال جہنمی کاموں سے بچے جائیں
گھر کا ماحول جہنمی کاموں والے ہو گھر کے
طریقہ ہی اسے غلط راہ پر ڈالتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ مولود یولد علی الفطرة
فابواہ یہ مودانہ اور ینصرانہ
اویم جسانہ۔ (ر بخاری)

بچہ یا بچی جب بولنے لگے تو اسے
اللہ اللہ بلوایا جائے اسے کلار طیبہ
اس کے ماں باپ لے کے یہودی بنادیتے
ہیں یا نصرانی بنادیتے ہیں یا محسوسی بنا
ویتے ہیں۔

مسلمان کے گھر میں پیدا ہو کا اذان
کے سامنے اللہ کا نام آٹ، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آٹ، انبیاء
و اقامت کے کلمات اس کے کام میں آئیں گے
کلام کا تذکرہ آٹ، صحابہ کرام آٹ اور بزرگان
و یوتاؤں کا نام نے ٹھاکر طبع دیندار
کے گھر میں پیدا ہو گا دینداری سیکھے گا۔

دین سے دوری رکھنے والے ماحول
میں جنم لے گا وہی مزاج بنے گا کا یاں
کے نام نہیں میں کام کرنے والوں کے نام
کو کوٹ کی اصطلاح میں کھلاڑیوں کے نام
بیکاندر ہے گا۔

ارشاد ربانی ہے۔
یا یہاں دین امنو قوا الفسکم
واہلیکم نارا (توبہ)
اے ایمانی والوں تم اپنے آپ کو اور اپنے
اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

کا چھاتا رکھے اور اسے قرآن سکھا۔
ایک شخص حضرت عمر بن الخطاب کے پاس
آیا اور اس نے اپنے بیٹے کی نافرمانی کی
شکایت کی حضرت عمر نے بیٹے کو بلا یا
بیٹے کہا۔ امیر المؤمنین کیا بیٹے کا
باپ پر کوئی حق نہیں ہے؟ فرمایا کیوں
نہیں؟ حق تو ہے اور وہ حق یہ ہے کہ
اس کی ماں جن کر لائے اس کا اچھا نام
رکھے اور اسے قرآن مجید کی تعلیم سے بیٹے
نے کہا۔ امیر المؤمنین میرے باپ نے
ان میں سے کوئی حق ادا نہیں کیا کیوں کہ
میری ماں ایک جہشیہ ہے جو ایک بھروسی
کی باندی نہیں اور اس نے میرا نام جعل رکھا
یعنی پانانہ کا کیڑا جو پا خانہ کو گول کر کے
منہ سے لڑھکتا ہے اور جہاں تک
تعلیم و تربیت کی بات ہے تو اس نے بھے
قرآن مجید کے ایک حرف کی بھی تفصیل
نہیں دی۔

حضرت عمر خاں شخص کی طرف متوجہ
ہوئے اور فرمایا تو اپنے بیٹے کی تکایت
لے کر آیا ہے حالانکہ تو پہلے ہی اس کی
حق تلفی کر چکا ہے تو اپنے بیٹے کی
بدسلوکی کا شکرہ کرتا ہے مالانکہ تو اس کے
ساتھ پہلے ہی بدسلوکی کر چکا ہے۔
بچپن ہی سے بچے کی تربیت بہت ضروری
ہے والدین اسے جس لائن پر لے جائیں گے
اس کی لائن پر وہ چل پڑے گا۔ اچھو لائن پر
ماہنامہ شہداء حضور یعقوب

ام کنتہ شہداء حضور یعقوب
الموت اذ قال لبنيه ما تعبدون
من بعدی قالوا عبد الله و الله
ابانک اب اہمی و اسماعیل اسحاق
الله احمد اونحن له مسلمون
(بقرہ)
میکا تم اس وقت موجود تھے جو حضرت
یعقوب علیہ السلام کے پاس موت و قوت
رکھے اور اسے قرآن مجید کی تعلیم سے بیٹے
نے کہا۔ امیر المؤمنین میرے بیٹے سے دل
تم میرے بعد کس کی عبادت کر گے؟ بیٹوں
نے جواب دیا ہم آپ کے معبود کی عبادت
کوئی گے اور آپ کے آباء حضرت ابراہیم
علیہ السلام و حضرت اسماعیل اور حضرت
اسحاق علیہ السلام کے معبود کی عبادت
کر سہاری اولاد ہمارے بعد دیندار ہے
دین پر چلنے والی رہے دین کو اپنا زندگی
میں اترانے رچانے اور بسانے والی
بنے تقویٰ کو اختیار کرنے والی بنے کفر
و شرک سے دور رہنے والی گناہ اور
معصیت سے نفرت کرنے والی بنے۔
یہی وہ طریقہ زندگی اور طرز میات ہے
جو ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت یعقوب
علیہ السلام کی میات ہمارہ کہ اور ان کی
ویسی تصحیح سے ملتا ہے جو حضرت یعقوب
علیہ السلام نے اپنی اذنات کے وقت اپنی
اولاد کو حج کر کے اولاد کے اسی مستقبل
کی نزدیکی تھی۔ یہی یوں چھا اور معلوم کیا تھا
ارشاد باری ہے۔

پرو سیول کے حقوق و نیوہ مسائل میں ہمہ
اسلامی طور طبق پر چلنا چھوڑ دیا ہے نکاح
قطعہ مرد عورت کے درمیان پایا جائز والا
خواہشات نفس کی تکمیل کا ذریعہ ہی نہیں
نہیں ہے بلکہ وہ عبادت ہی ہے اسکی
نشانیوں میں ایک نشانی ہے اور خدا کو
بچانے کا ذریعہ ہے قرآن کو یہ میں نکاح
کی جو نصیحت و نصیحت بیان کی جنی ہے وہ
سکون باہمی ذکر کی گئی ہے۔ قرآن کریم
کہلتے ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّ خَالقَمِنَ الْفَكَمِ
أَذْرَاجَ الْمُسْكَنَوْالْمَيْهَادَجَعَلَ بَيْنَكَمِ
مُوَدَّةً وَرَحْمَةً

اللہ کی تدریت کی نشانیوں میں سے
ایک بڑی نشانی ہے کہ تمہے تھارا جوڑی
جوڑا نکال دیا مدد میں سے عورت نکال
دی اور عورت میں سے مرد نکال دیا۔ درجہ
دونوں سلسلے اگل اگل ہی مدد میں سے کوئی
نکلتا تو مرد ہی نکلتا۔ عورت میں سے عورت
ہی نکلتی۔ اللہ نے فرمایا کہ یہی مریق تدریت
کی نشانی ہے کہ تم میں سے جوڑا نکالا اگر
عورت انسان کے جنس سے نہ ہو تو اب یہی
محبت کا قیام ممکن نہ ہوتا۔ الجنین میں
اللہ جسہ جنس جنس کی طرف مائل ہوتی
ہے حاصل یہ ہے کہ انسان ہی کی جنس
میں سے اللہ نے عورت میں پیدا کیں جو مرد میں
کی بیویاں ہیں۔ ایک ہی مادہ سے ایک ہی

حسین مرتع عنایت فرمایا اور اسی نسبت سے
آپ کے سامنے دین کی کمپ باتیں کرنے کے
لیے کھڑا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی
سامنی جبلہ کو تجویل فرمائے اور ہم سب کو
اپنی مرضیات پر جلا کے۔ (آئین)

حضرات! ہم لوگ اس وقت جس دور
سے گزر رہے ہیں دنیوی اور زمینی اعتبار
آپ سے ملاقات کا شرف بخشنا اور شکر گزار
ہوں اسلام کے ایک طبقی اندیشیا کا کہ اس کی
دعوت پر سند و ستابن کے معروف شہرور اور
ہنایت خوبصورت شہر راجستان کی راجدھانی
بھے پور حاضر ہو سکتا نیز شکر گزار ہوں جامعہ
المذاہب ہے پور کے ذمہ دار ان اور کارکنان
کا کو جھوکوں نے نویں مقبی سینار کی میزبانی
تبوی فرمائے۔ لبھ کے ارباب فقد فتوادی
اور دانشور ان قوم و ملت کو دنیوی حسن و جمال
کے مرکز بھے پور میں دنیا زمگ بھرنے کا

یا ایحا الذین آمنوا آمنوا۔

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ترکتُ نیکم التقینِ لن تضلوا بعدی
ابدا ان تم سکتم بحثاً کتاب اللہ و سنتی

ذعماً عَقْوَمِ سِدْرَدَانِ مُلْتَشِدِيَاِنَّ
اسلام! آج میں اپنے آپ کو آپ کے پیغ
پا کر بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ اللہ نے
آپ سے ملاقات کا شرف بخشنا اور شکر گزار
ہوں اسلام کے ایک طبقی اندیشیا کا کہ اس کی
دعوت پر سند و ستابن کے معروف شہرور اور
ہنایت خوبصورت شہر راجستان کی راجدھانی
بھے پور حاضر ہو سکتا نیز شکر گزار ہوں جامعہ
المذاہب ہے پور کے ذمہ دار ان اور کارکنان
کا کو جھوکوں نے نویں مقبی سینار کی میزبانی
تبوی فرمائے۔ لبھ کے ارباب فقد فتوادی
اور دانشور ان قوم و ملت کو دنیوی حسن و جمال
کے مرکز بھے پور میں دنیا زمگ بھرنے کا

اوَلَادَسَےْ بَيَارَكَنَا، اَسَےْ چاہِنَا عَزِيزَ
رَكْخَانِدِرِیَتَسَےْ تَابَتَ ہےْ سَکِنِ اَمْلَ بَيَارَ
وَجَبَتْ بَیْحَلَبَ ہےْ کَانِ کِی دِنِیَا وَآخِرَتِ سَنَوَانَ
اوَرْ تَلَنَّ وَالِّ تَعْلِیمَ وَتَرْبِیتَ کَرْدِی جَاهَ
انَّ کَسَّابَهَا نَبَهَرَ مِنْ عَلِیَّہِ ہےْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْشَادَ فَرَمَّاَتْ ہِیَ
مَانِحُ وَالَّدَّ وَلَدَهُ مَنْ نَحْلَ اَفْضَلَ مَنْ اَدَبَ
حَسَنَ تَرْمِذِیَ

کَمَیَا بَنَتْ اَنْجَیَا اوَلَادَ کَوْاْجَھَ اَدَبَ
سَافَلَ عَطِیَّہِ کَوْنَیِ نَمِیَ دِیَا۔
بَرْگَوْ اَوْرَدَوْ سَوَوَا!

اوَلَادَ مِیںِ بُوْکَا اورِ لِدِیَا کیاں دُوْنُوں
ہر تے میں دُوْنُوں کی تعلیم و تربیت کا
نیال رکھنا ضروری ہے ایسا نہیں ہونا
چاہیے کہ ایک کی تعلیم و تربیت ہو اور

احفظ ما علمت و دم علیہ اللہ ان تدخل
القبر فانہ یتفعک فی الدنیا والآخرة۔

جو میں نے تھیں سکھایا ہے اسے محفوظ
رکھو اور اس پر مرستے دم تک قائم رہو
کیونکہ یہ تھیں دنیا و آخرت دونوں جگہ
نفع دے گا۔

اس طرح میں چند سال تک کرتا رہا میں
نے اپنے اندر اس کی حلاوت و مشکل س بالی
پھر ایک دن میرے مامول مجھ سے بھنے

در سرے کی طرف سے لا بڑا ہی ہو، لٹکوں
کو اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم دلائی جائے۔ لٹکوں
کو تعلیم و تربیت سے کرا رکھا جائے ایسا
کرنا غلام میں کجا جو اللہ کو بالکل پسند نہیں۔

حضرات عبداللہ بن عباس روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا:
من کانت له انشی فلم يادها ولم يعنها
ولم يوثر ولده عليها يعني الذکور
ادخله اللہ الجنة (ابوداؤد)

بس کے لئے کم ہو بیس اس نے اے زندہ
دن نہیں کیا اور لڑکے کو لڑکی پر ترجیح نہیں
دی تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں
داخل کرے گا۔

اوَلَادَسَےْ بَيَارَکَنَا، اَسَےْ چاہِنَا عَزِيزَ
رَكْخَانِدِرِیَتَسَےْ تَابَتَ ہےْ سَکِنِ اَمْلَ بَيَارَ
وَجَبَتْ بَیْحَلَبَ ہےْ کَانِ کِی دِنِیَا وَآخِرَتِ سَنَوَانَ
اوَرْ تَلَنَّ وَالِّ تَعْلِیمَ وَتَرْبِیتَ کَرْدِی جَاهَ
انَّ کَسَّابَهَا نَبَهَرَ مِنْ عَلِیَّہِ ہےْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّی اللَّهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْشَادَ فَرَمَّاَتْ ہِیَ
مَانِحُ وَالَّدَّ وَلَدَهُ مَنْ نَحْلَ اَفْضَلَ مَنْ اَدَبَ

نے فرمایا کہ اب گیارہ بار کہا کر دچانچہ میں
گیارہ بار کہنے لگا اسی سے دل میں اس کی
لذت و حلاوت بیٹھ گئی اور اس کہنے میں لطف
آنے لگا ایک سال تک اسی گیارہ بار پھر
سیے مامول کہنے لگے

جس قدر گے اور میں نے اپنے مامول کو بتایا
تو وہ کہنے لگے اب اسی سات بار درد
چانچہ میں کے ہرات سات بار کہنا شروع
کر دیا جب کچوں اور گرگے کے تو ساموں
نے فرمایا کہ اب گیارہ بار کہا کر دچانچہ میں
گیارہ بار کہنے لگا اسی سے دل میں اس کی
لذت و حلاوت بیٹھ گئی اور اس کہنے میں لطف
آنے لگا ایک سال تک اسی گیارہ بار پھر
سیے مامول کہنے لگے

احفظ ما علمت و دم علیہ اللہ ان تدخل
القبر فانہ یتفعک فی الدنیا والآخرة۔

قرآن ۱۹۹۶ء

پرو سیول و عکس

حکیم کے حکومت



یا ایحا الذین آمنوا آمنوا۔
وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ترکتُ نیکم التقینِ لن تضلوا بعدی
ابدا ان تم سکتم بحثاً کتاب اللہ و سنتی
ذعماً عَقْوَمِ سِدْرَدَانِ مُلْتَشِدِيَاِنَّ
اسلام! آج میں اپنے آپ کے پیغ
پا کر بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ اللہ نے
آپ سے ملاقات کا شرف بخشنا اور شکر گزار
ہوں اسلام کے ایک طبقی اندیشیا کا کہ اس کی
دعوت پر سند و ستابن کے معروف شہرور اور
ہنایت خوبصورت شہر راجستان کی راجدھانی
بھے پور حاضر ہو سکتا نیز شکر گزار ہوں جامعہ
المذاہب ہے پور کے ذمہ دار ان اور کارکنان
کا کو جھوکوں نے نویں مقبی سینار کی میزبانی
تبوی فرمائے۔ لبھ کے ارباب فقد فتوادی
اور دانشور ان قوم و ملت کو دنیوی حسن و جمال
کے مرکز بھے پور میں دنیا زمگ بھرنے کا

یہ اسی وقت ممکن ہو گا جب ہر ایک دوسرے
کے سعادت کی آن غافل نہ ہو، ہر ایک
دوسرے کے حق کو جانے اور ادا کرنے کی
حقیقت کرنے کے ورزخ طلبی کے معاملات
ایسی پیشہ عمل میں لایا کرنا تھے جسے
اس تدریزاب ہوتا ہے ہی کہ فنا بھی سکون
کو برپا کر دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس
حضرت مارثہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے ساتھ بیوہ کر ایک برتن میں کھانا کھلتے
اور ایسے دنوں میں بھی جب وہ نماز نہیں
پڑھ سکتی تھیں آپ کا ایسا ہی سعول رہتا
تھا حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔

و جعل بینکِ مؤذن درجہ
الله تعالیٰ نے ان کے دلوں میں مواد و
محبتِ رحمت و شفقت پرست کر دی۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض ادوات
جنی الوسع کرے ورزخ طلبی کے معاملات
ایسی پیشہ عمل میں لایا کرنا تھے جسے
کو برپا کر دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اس
حضرت مارثہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
کے ساتھ بیوہ کر ایک برتن میں کھانا کھلتے
اوہ ایسے دنوں میں بھی جب وہ نماز نہیں
پڑھ سکتی تھیں آپ کا ایسا ہی سعول رہتا
تھا حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔

ایک آدمی دوسرے کے حقوق کی
مکمل پاسداری کا حصہ اس وقت تک نہیں
کو سکتا جب تک کہ اس کے دل میں خدا کا
خوب نہ ہو کریمی اس حقیقی کو خدا دیکھو
رہا ہے اور اس کی جزا وہ ہم کو ملنے والی
حیثیت میں ہوتی تھی تو ان کو اچھوت سمجھا
جاتا تھا، ایک الگ کوٹھری میں بیٹھا ہے
تھوڑی پانی بھی بانس کے نکلے سے یتے
تحم اسلام نے اس خیال بے ہودہ کو دور
کیا اور باور کرایا کہ عورت اور مرد کے درمیان
کوئی فرق نہیں ہے ہر ایک کے دوسرے
کے اوپر کچھ حقوق ہیں، عورت کی ذات میں
کوئی خرابی اور گندگی نہیں ہے یہ انسانیت
کے خلاف بات ہے بیویوں کی ولداری
زیادہ اولاد کی مخالفت میں سرگرم اور پرشان
اوہ دل بستگی کے لیے شریعت نے ہر اس
کھیل کو دکھانے کا قرار دیا جو دوسروں کے

ساتھوں میں بقید ہے جو اپنے گھر میں بھی،
بال بچوں میں اچھا ہوا درمیں اپنی بیویوں
کے لیے تم میں سب سے بہتر ہوں۔ اگر
اس قدر اپنے نعم والوں کے آرام و آسائش
کا فیصل کیا جائے گا تو یقیناً گھر جنت
الطفکما اهلاً
تم میں سب سے زیادہ تابل تکریم مسلمان
پلنے لگے گی شرعی حقوق کی ادائیگی میں مدد
بیویوں کے ساتھ لطف و محبت اور زیستی
بیویوں کے نکاح اور ازاد دوچار کے مقاصد پر
کا برتاؤ کرنا ہو، سخت گیری نہ کرتا ہو، تیز
لب و لمحہ میں ہر وقت نہ بولتا ہو، سرقت
کی تعریف نہ زبان سے نکلنے لگے گی اور اس
ڈرانے اور دھنکانے کا ماحول نہ بنارکھا
ہو۔ یہ نہایت غلط و رکت ہے، محبت کا
بڑا ہر زنا چاہئے۔

پندرہویں شبیان کی شب میں اللہ کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات کے
جزء میں اس ذات کا نیوال دل سے جاتا
ہے کا وہاں حق طلبی پڑھتے گی، بد نظری پر ان
پڑھتے گی، بجا کے محبت کے نفتر کا سلسلہ
شرع ہو جائے گا اور گھر جہنم کا گھوارہ
آہستہ اٹھتا اور رستہ چادر لیا۔
بن جائے گا۔

نکاح میں کم خرچ کرنا برکت کا باعث ہے

پسستی سے ہمارے سلم سماں میں
کی نیزند میں بلا ضرورت نفل داتع نہ ہو۔ اللہ
اللہ! اس درجہ اپنی شرکیک میات کو آرم
پہنچنے اور بے جا تکلیف سے بچانے
کا جذبہ تھا۔

ان کو حق تھا کہ زیارت خیود کم لاملاہ
واناخیر کم لا حلی تم میں سے

جگہ میں ایک ہی غذا سے پیدا ہوتے والے
بیکوں میں مختلف قسمیں پیدا فرمادیں۔
جن کے اعتبار درجہ اول سیرت و مورث
اخلاق و عادات کے درمیان نمایاں فرق
اور امتیاز ہوتا ہے اس نام نواع کی تخلیق
کی حکمت یہ بیان فرمائی تھیکنوا الیہا
اس کی تخلیق کی غرض یہ ہے کہ تمیں اس
کے پاس پہنچ کر سکون ملے۔ مرد کی بقیٰ
ضوریات عمر توں سے متعلق میں ان سب
کا ماحصل سکون تلب اور اطمینان فضی ہے۔
معلوم ہوا کہ ازدواجی زندگی کے تمام
کاروبار کا خلاصہ سختی بے سکون اور راحت
کے اندر جس طریقہ سکون و چین کی فضا
کا نام ہے وہ اپنی تخلیق کے مقصد میں
کامیاب ہے جہاں قبلي سکون نہیں ہے
اور باقی سب کچھ ہے وہ اپنے ازدواجی زندگی
میں کامیاب نہیں کہا جا سکتا ہر دو عورت
کے درمیان بآہمی سکون اور محبت و مودت
کا اسلام اسی درست ممکن ہے جب مرد عورت
کے تعلق کا راستہ شرعی نکاح اور ازاد دوچار ہو
جس لوگوں نے یا جس ملک میں اس طریقہ
کے خلاف طریقہ اور صورتوں کو دراج دیا
ہے آپ ان کی زندگی میں کہیں سکون نہیں
پائیں گے جائز روں کی طرح اپنی خواہشات
کی تکمیل کا نام سکون نہیں دیا جا سکتا ماحصل
کلام یہ ہے کہ مرد و عورت کے ازدواجی زندگی
کا متفہم سکون تلب اور امن باہمی ہے اور

کوئی نہ کٹ جائے۔ لوگ اپنے کامیں اور
اس کا نام بیا جائے اس لیے اوری جیشیت
سے زیادہ بڑھ کر خرچ کرتا ہے یہ نہایت
غلطی ہے ناک تو ہر ماں میں کے گی۔ کچھ
نہ کچھ تکلیف تو ہو گی ہی خرچ بھی کیا اور
اس اعتبار سے نام بھی نہیں ہوا۔

سینے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے زمانے میں نکاح کتنا آسان سعادت تھا
کہ جو بھائی تھا اور جس نکاح کو سکون تلبی کا
ذریس بنا یا گلبے وہ پریشانی اور رحمت کا
باعت ہر جاتا ہے نہایت آسان عبادت

فروہی ۱۹۹۸ء ۲۳

بنائے اور دونوں بیٹھ کر دونوں کے معاملات
میں مصلح و صفائی کی نیت سے پوری دلچسپی
یئتنے ہوتے بات بنانے کی کوشش کریں
قرآن کہتے ہیں اگر نیک نیتی سے یہ دونوں
معاملہ میں پڑیں گے تو اللہ ضرور اصلاح
فرما دے گا اور انتلافات دور ہو جائیں گے۔
” ان یہا اصلاحا یونق اللہ ینعما ”

نگری سے مارنے کا قبلاً علم نہیں ہے۔
حضرت امام شافعیؓ نے اس آیت کی
تفسیر یہ کہ ہے کہ اس کا دو پڑھ لے کر ذر
اے لپیٹ کر دو چار بار مار دو۔ چوت تو
لگے گی نہیں البتہ وہ سمجھو جائے گی کہ یہ کام
نہیں میرے ساتھ ہو سکتا ہے مقصود ہو
دلنا اور تنبیہ ہے نقشان پنچانہ نہیں

اگر یہ آخری کوشش سمجھی باراً درد مہد مانع
شیطان کا اسیر ہو جپکا ہوا درمیاں بھری کا
ایک ساتھ رہننا ممکن نہ رہے، نباد کی
کوئی شکل باقی نہ رہے تو اب ملا قدمی نے
کی اجازت ہے ایسے وقت میں کلخ کو
ختم کر کے عورت کو آزاد کر دینے کا حکم
دیا گیا ہے شریعت اسلامی لو ہے کا ذہرا
نہیں ہے کہ جس میں کوئی پچک نہ ہو وہ کلخ
جو معاصد کلخ کے حصول کی خاطر کیا گیا ہو
اگر وہ معاصد نہ ہو جائیں تو زکاح بلا غر
کل کر لے زنا ممنوع سے ملا قدمی اس طرح دی

اگر اطاعت کریں تو ان کے اوپر کوئی راستہ مت ملاش کرو، مقصد حاصل ہو گیا اگر اس پر بھی کسی اجتماعی عورت کو بات سمجھ میں نہیں آئی اب ذکری گھیرے ہوئے ہے تو آخری علاج کے ملود پر قرآن نے حکم دیا کہ : ”نَابْعَثُوا حِكْمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحِكْمًا مِنْ أَهْلِهَا“

شوہر اپنے خاندان میں سے ایک انسان
پسند کو نہالت مقرر کرے اور عورت اپنے
خاندان کے ایک ملکی پسند آدمی کو حاصل
میں دنی چاہیے۔ طلاق عورت کے پاک
ہونے کی حالت میں دی جائے ایسا ہم جیسی
کی حالت میں طلاق دینا گناہ کی بات ہے

کرے گی اور وہ فغا ہو جکی ہو اور بکواس کر
ردی ہو تو پہلا درجہ یہ نہیں ہے تم جسمی ملیش
میں آ جاؤ اور بر اس جلا کہہ کر گھر سے باہر
نکال دو بلکہ قرآن نے یہ کہا نفعظو ہے
نہایت زرمی کے ساتھ بیٹھا کے نصیحت
کرو سمجھا کہ اچھی عورتوں کا ایسا کام
نہیں ہوتا، ترجیح عورتیں شرافت سے

رہتی ہیں اور سختگارا نفع نقصان کن باتوں
میں پوشیدہ ہے وغیرہ۔ اگر وہ یہک
طبیعت اور سمجھدار ہوگی تو فوراً اپنے عالات
میں تبدیلی رکھے گی اور جبکہ آخرت
ہر جائے کامیاب اگر کوئی ایسی بے وقوف
عورت ہے کہ نصیحت کا اس پر کوئی اثر
نہ ہو تو اب بھی ملاق دے کر اسے جدا
کرنے کا حکم نہیں ہے۔ واحد درہ
فی المصالحة دوسرا علاج یہ ہے کہ بستہ
نے تنہا چھوڑ دو۔ تم انگ سو جاؤ، شریعت
عورت ہے کوئی سمجھنا، لگ کر شے کا

نگاہ پھر گئی ہے۔ راضی کرنے کی سعی کرنی
پڑی ہے۔ اب وہ نافرمانی کی راہ ترک کرنے
پر آمادہ ہو جائے گی۔ اسے گھر کو تباہی
سے بچانے کی نکر لاتھی ہو گی اور اتصالات
کشیدگی دور کر کے شوہر کو راضی کرے گا
اگر کوئی ایسی بد دماغ عورت ہے کہ پھر کہنے

اس کے دماغ میں بات نہیں سماںی اور
اپنی حالت سے باز نہ آئی تو تیرا درجہ یہ
ہے کہ ”راضی بو ہن“ تھوڑی تنفس کے و

رُنے پر بجور مُور ہے ایں۔
بانے پر خوش ہوتے ہیں۔

بس اوقات زن و سوہرے درمیان
بچکے ہر جاتے ہیں۔ بشری تھا صادر
انسانی کمزوری ہے۔ ناپاقی انسلاف کا پیدا

ہو جانا بعید نہیں ہے ہوتا رہتا ہے ایسے
موقع پر مرد کو پاہنے کر ضبط سے کام لے
جذبات پر کنٹرول کرے غصہ کو قایلو میں
رکھے معمولی معمولی بات کو جذبات کی رو میں
اس طرح نہ پڑھایا جائے کہ معاملہ نازک مرحلہ
تک پہنچ جائے تاکہ بعد میں پہنچانا نہ پڑے
اسے حالات میں حکمت سے کام لئنا چاہئے۔

حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ
انہن خلقن من ضالم، عورت میں بائیں
پسل سے پیدا کی گئی ہیں، بائیں پسلی بھی نیچے
والی جوز یادہ ڈیڑھی ہوتی ہے، فرمایا کہ نر سے
بالکل چھوڑ دو کہ مزید ڈیڑھی ہو بائی اور
نہ بالکل پیدھی کرنے کے نکر میں رہو درجنہ
ٹوٹ نہ لے گی۔

پہنچنے کی اور سختی دلوں ہی کے ساتھ پلان
چاہیے اگر اتفاق سے کوئی ناپاکی پیش
آگئی تو جانبین کو سہروشم میں سے کام لانا پایا
ایسے وقت میں قرآن کریم نے تنبیہ کے
درجات متعین کر دیے ہیں، ایسا نہ ہو کہ
معمولی بات پر ممکنہ اصلاح کے باوجود اسلام
کے دروازہ ہی کو بند کر دیا جائے۔ قرآن
کہتا ہے: «اللَّهُ تَعَالَى تَحْانِفُونَ لِشَوَّرِهِنْ بِعْدِ
عمرِ تَوْلِيٍّ» تھوڑے رخصایہ لاختہ، مگر کہ سے نیاز ہے

رنے پر مجور ہو رہے ہیں۔

اختلافِ زوجین بہت سارے نکنوں کا باعث ہے

میاں بیوی کے درمیان اختلاف
درمیل کے درمیان ہنسیں بلکہ یہ بلا
وجاتی ہے شوہر کے خوش و اقا
حیات کریں گے اور بیوی کے را
بیوی کی حمایت کرتے ہیں تو یہ جھگ
غمیل کے درمیان شروع ہو جا
کرے کرے کرے کرے

یہ دوسرے مدعا بین وہ
ہست آہستہ دلگھر دل میں تھی نہیں
ساندالوں کے درمیان تجھڑا طردہ
سکے بعد طرح طرح کی خرابی شروع
 مختلف قسم کے گناہ میں مبتلا موجہ
 بدگوئی اور غیبت کا بازار گرم مہجا
 یزار سانی الگ شروع مہجا کے گو
 بعد مقدمہ سازی طلگی، وقت کا

ہرگا لاکھوں روپے الگ بر باد
اس طرح ایک گناہ میں سیکڑوں
ہوئے میں مدینت میں آیا ہے
کو درمیان لڑائی سے شیطان
ہوتا ہے اور جو شیطان یہ کام
دیتا ہے اس کی بہت پذیرائی
اس کو سیدنے سے لگایا جاتا ہے
لکھنے کے نتیم ہرنے پر نارانجی
اوشا طین کوچ کے کنڈوں پر مو

عبدالرحمن ابن عرف ایک صحابی میں عشرہ
مبشرہ میں سے ہیں ایک دن مجلس نبوی میں
حاضر ہوئے تو کہڑے اور چہرے پر جھے
تھے فرمایا عبد الرحمن یہ کیا ماجرا ہے عرض کیا
یا رسول اللہؐ میں نے نکاح کیا ہے۔

اس زمانے میں نکاح ہوتا تو ایک خامی
قسم کا عطر کپڑوں پر مل دیا کرتے تھے
جوز عفران وغیرہ سے بنتا تھا جس کی ریبہ سے
کپڑوں پر دھنسے سمجھی آجایا کرتے تھے،
آپ نے دیکھا کہ عبد الرحمن بن عوف سے
بڑا کر عاشق رسول کون ہو سکتا تھا شادی
کرتے ہیں اور حضور کو فرمہنیں کرتے اور
ہم لوگ نکاح کرتے ہیں تو رشتہ در رشتہ
کو ملاش کرنیو تھے دیا جاتا ہے خواہ گھر میں
کچھ ہر یا نہ ہو پورا گھر ایک ماہ قبل سے
ایک ماہ بعد تک بھرا رہتا ہے۔

بہریں عقل ددانش بیا یہ بگرفت
نکاح میں معمر لی دو فرپتے ہیں ایک نہ
اور دوسرا دلیسہ فرمایا اولم ولو بشاۃ تو دلیسہ
کو دا اگرچہ بکری کے ذریسہ تھی ہماری بکری عرب
کی عام غذا تھی اور نہر کے لیے شریعت نے
بڑی رقم مقرر نہیں کر دی ہے بلکہ حالات کے
اعتبار سے جہاں تک ممکن ہو جب استطاعت
مقرر کی جاسکتی ہے۔ نہر اور دلیسہ دراز نوں فرچ
لا کا کوئی کرنا ہے اور اتنا ہو رہا ہے، مہ
کی ادا دیگی کے بارے میں کوئی نہیں سوچی
الٹاٹکی دلائے فرج کرتے ہیں اخیر

مختصر رضوانی الحسن
فوجہ احمد

پیشے تھے اور اس کی ملکاتوں کو نافذ کر دیتے
تھے۔ بات بات پر طلاق سے بچنا پاہیئے
ہم کو دیکھ کر لوگ ہمیں اکرم کے احترام کو
سمجھیں گے کاش ہم لوگ ان اعمال کا
ایک حصہ بھی اپنے اندر پیدا کر لیتے جو
امال کے نتیجے میں دنیا و آخرت دونوں
میں اسلام کو کامیابیاں ملیں۔ ہمیں مکمل ملا
ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا برداشت کیا
جائے پڑوسیوں کو تکھاری وجہ سے کوئی
تکلیف نہیں ہوئی چاہیئے۔

جیا غیرتِ جدیہ خدمت ایسا ملائق ہوں
اس لیے کہ ہم اخلاقی نبی اکرم کے نمونہ ہیں
ہم کو دیکھ کر لوگ ہمیں اکرم کے احترام کو
بیان کی گئی ہیں۔ اخلاقی قوت انسان کی
سب سے بڑی قوت ہے۔

ہم نے اسلام کی صیغہ تصوریہ اقوامِ عالم کے
ساتھ پیش نہیں کی صحابہ کرام کے چہرے
اور نہرے ہی سے اسلام کی تربھانی ہوتی تھی
ان کے بھروسے کو دیکھ کر لوگ اسلام قبول
کر لیا کرتے تھے ان کا کردار اخلاقی کیریکٹر
دعا یا نہ تھا ہم اپنے اخلاق و عادات سے
دنیا کی اتوام کو اسلام سے نفرت دلائی ہے
ہم دنیا کے لوگ ہمارے اعمال کو دیکھ
کر اسلام کو بھختی میں یہی دہا اعمال ہیں جس
کی تعلیماتِ سلامازوں کے نبی نے دی ہم میں
ہو سکتا ہو من نہیں ہو سکتا ہو من نہیں ہو
ان میں کیا فرق ہے؟ وہ بجاے قریب ہوتے
کے درستہ جاتے ہیں اور اسے تمول کرنے
کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ محل تیامت
کے دن ہمیں رسول اُمیٰ ہو گی اسلام کی امامت
میں ہم خیانت کر رہے ہیں ضرورت ہے
کہ دن گناہ اور معصیت کا کام ہے۔ دنیا اُمیٰ
دو نوں میں رسول اُمیٰ ہو گی ایک شخص کے متعلق
اُمیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع
ملی کہ اس نے اپنی بیداری کو تین طلاقیں نے
دی ہیں یہ سن کر آپ عنده میں کھڑے ہو گئے
اور فرمایا کہ میرے رہنماء اللہ کی کتاب
کے ساتھ کھیل کیا جائے کا ہے۔ سیدنا عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب کوئی
شخص تین طلاقیں میں مبروک عمل بداری
کر کرمانہ مونا چلیتے ہیں میں صبر و تحمل بداری

عن شریح قال النبیٰ لَا يؤمن لَا يؤمن لَا
يؤمن - قیل و من یا رسول اللہٰ قال الذی
لليامن حارہٰ بوانعهٰ

حضرت شریع سے مردی کے کام کے
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ من نہیں
ہو سکتا ہو من نہیں ہو سکتا ہو من نہیں ہو
ان میں کیا فرق ہے؟ وہ بجاے قریب ہوتے
کے درستہ جاتے ہیں اور اسے تمول کرنے
کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ محل تیامت
کے دن ہمیں رسول اُمیٰ ہو گی اسلام کی امامت
میں ہم خیانت کر رہے ہیں ضرورت ہے
کہ دن گناہ اور معصیت کا کام ہے۔ دنیا اُمیٰ
دو نوں میں رسول اُمیٰ ہو گی ایک شخص کے متعلق
اُمیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع
ملی کہ اس نے اپنی بیداری کو تین طلاقیں نے
دی ہیں یہ سن کر آپ عنده میں کھڑے ہو گئے
اور فرمایا کہ میرے رہنماء اللہ کی کتاب
کے ساتھ کھیل کیا جائے کا ہے۔ سیدنا عمر فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب کوئی
شخص تین طلاقیں میں مبروک عمل بداری
کر کرمانہ مونا چلیتے ہیں میں صبر و تحمل بداری

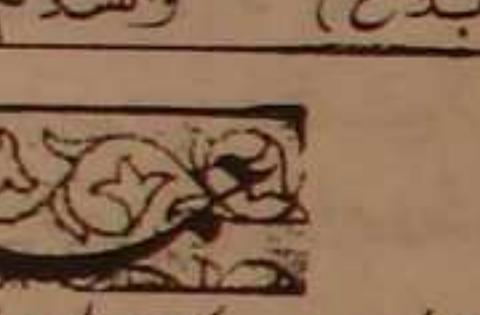
ہیں بخوبی اپنے کندھوں پر اپنے بھائیوں
کو روز دن کرتے ہیں۔ آنے والے آرہے
ہیں اور جلدی ملے جائے ہیں اور ہم
ان عادات سے باز آئیں۔ یہ سب شرعاً
حرام اور سخت ترین حرم ہیں۔

غیرت کا کون سادقت آئے گا؟ اس لیے
غیرت پکڑ لیتی پاہیئے اور کچھ کرنے کا عزم
کر لینا پلہیے اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو دین کا
سچا داعی بنائے۔ برسے اخلاق و عادات
سے دور کئے اور اپنی مرضیات پر پلنے کی
 توفیق عطا فرمائے (آئین) و ماعلیماً

الاَبْلَاغُ) والسلام
نشاط پیش کو
کریمی کالوں الہ آباد

تو خور سے دیکھ فرلانا داں ہر شے میں خدا کا جلوہ ہے
یہ عرض و نسلک یہ کرو بیان ہر شے میں خدا کا جلوہ ہے
قرآن کے میسول پاروں میں چاند اور سورج میں ستاروں میں
چاہے وہ عیاں ہو چاہے نہیاں ہر شے میں خدا کا جلوہ ہے
صحرا میں گھلوں میں گلشن میں جھرلوں میں سبک دریاؤں میں
ہے اپنے طور پہ سب کا بیال ہر شے میں خدا کا جلوہ ہے
کل تک جو مخالف تھے وہ بھی جب چاند تک جا کر آئے
کرنے لگے دنیا بھر میں بیال ہر شے میں خدا کا جلوہ ہے
موسیٰ نے فقط ہلکی ہی جھلک دیکھی تھی جو ملود سینا میں
تو بول اٹھے ہے وہم و گماں ہر شے میں خدا کا جلوہ ہے
زروں میں چمک ست رنگی دھنک بادل بارشیں بھلی کوندا
یہ کوہ فشاں یہ کامہشائی ہر شے میں خدا کا جلوہ ہے
دنیا ہو کہ عقبی ہو چیکر آیمان سے میں یہ کھتی ہوں
چاہے ہو یہاں چاہے ہو وہاں ہر شے میں خدا کا جلوہ ہے

مسلمان اُمیٰ مزورت ہے اس بات کی
کہ ہم اسلامی تعلیمات کو اپنائیں بشری
طریقہ پر زندگی گزاریں معاشرہ میں پائی
جلنے والی خرابیوں کو دور کرنے کی سعی
کوئی جو کرنا ہو جلدی کر لیں دلت نہیں ہے
کسی کو معلوم نہیں کہ اس کی عمر تکنی باقی رہ گئی
ہے، موت کا بازار گرم ہے، روز کوئی



الاَبْلَاغُ

والسلام

شراحت اور دلی جنبدات کو کتنے موڑانہ لازم
نہ ملا ہر کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں :-
بڑھ کے اس نے رخ اقدس کو جو دیکھا تو کہا
تو سلامت ہر تو پھر سمجھ بے سب بخ والم
میں بھی اور باپ بھی، شوہر بھی، بزرگ بھی فدا
اے شہد دیں ترے ہوتے ہوئے کیا چڑھیں
اس مقدس خاتون کا یہ کردار و عمل، بقول
اور یہ ایثار و قربانی ہمارے آپ کے یہ عترت
و معنوں کا ایک خزانہ ہے، آج ہم بھی
حضور کا نام لیتے ہیں، آپ کی یاد میں جلسے
کرتے ہیں اور غفیدت و محبت کااظہار
کرتے ہیں۔ لیکن حضور کو جن سے عشق
باقی ص ۳۸ (پر)

بسم اللہ الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحيم

بقیه: خانه بر بادی

اپنی بیٹی کو صرف ایک بان کی چار بیانی، جھٹکے
کا ایک گہڑا جس میں کھجور کے پتے بھر
تھے۔ ایک چھا گل اور ایک مشک، دو جکیاں
اور دو مٹی کے گھٹے دیے تھے، یہ اس
شخص نے اپنی بیٹی کو جہیز دیا تھا جس کے
قدموں پر دنیا کی دولت پڑی ہوئی تھی، جس
کے قدموں پر قیصر و کسری کے تاج تھے جو اگر
دینا چاہتا تو دنیا کے بادشاہوں سے بھی زیادہ
دلے سکتا تھا، لیکن اللہ رے سادگی، ہم اپنے
دل سے اگر پوچھیں کہ کیا ہم بھی اسی طرح کو
سکتے ہیں تو یقیناً ہمارے دل کا جواب نہیں
میں ہو سکا۔ ہم اپنے میسہ کو ان تمام فضنوں کا بول

جیسے غم کو پی جاتی ہیں اور لبیں پر جو الفاظ
آتے ہیں وہ صرف حضور پر نور صلی اللہ
علیہ وسلم کی خیریت دعائیت کے طلب و
حستجو ہیں آتے ہیں وہ خاتون ان جانکاہ خبر
کو سن کر کیا جواب دیتی ہیں سینے بغور سینے!
اس عفیفہ نے یہ سب سن کے کہا تو یہ کہا
یہ توبتاوا کہ کیسے ہیں شہشاہِ اُمم
سب نے دی اس کو ثارت کر سلاہِ حضور
گرچہ زخمی ہیں سرو سینہ و بہلو و شکم
لیکن دوسروں کی زبانی خیریت سن کر
ان کو اطمینان نہیں ہوا، وہ توبے تاب تھیں
زیارت کی۔ وہ جا ہتی تھیں کہ اپنی ان دونوں
ہنگامے میں اور عقیدت و محبت کا انہمار
کرتے ہیں۔ لیکن حضور کو جن سے عشق
کرتے ہیں — باقی ص ۳۸ پر

مولانا شبلي اس سرا یا ایشارہ خاتون کے

بیں تھیں سیدہ پاک بھی یاد دیدہ تم
لیکن ایک ناتون کا عجیب حال تھا وہ
ما فیہا سے بے خبر ہو کر میدان کو جلی
تھیں اور اگر جہاں کے قربی عنز زیحال
غیرہ بھی جنگ میں شرک تھے لیکن ان
افل دبے فکر ہو کر بس حضور کا دم بھرتا
پہنچیں، راستہ میں ان کو شوہر برادر
دادت کی خبر ملی مگر وہ پیکر ایثار اور
محبت خاتون حضور ہی کی محبت میں
ہوئی تھیں، مولا نا شبیل فرماتے ہیں۔

ہندوستھ علیم

ایک چڑان جسے اسلام کے سوا کوئی نہ توڑا سکا

کی طرف ہو گیا اور وہ عدالت کفر میں بھی چنان ہی ثابت ہوئی۔ حضرت ہند کے یہ دونوں رخچپ ہونے کے ساتھ ساتھ عبرت انگریز بھی ہیں، ایک طالب تربیت بڑی بصیرت حاصل کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہم نے حضرت ہند کو اپنے خیالات ظاہر کرنے کا موضوع بنایا۔

ہم ادیب یہ بتا ہی چکے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں سچے کاریں عظیم عتبہ حضرت حمزہؓ کی

تلوار سے جہنم رسید ہوا۔ جنگ بدر میں کچھ کے اور بھی بہت سے بڑے بڑے دوگ

مارے گئے تھے۔ چنانچہ ان کے بعد قریش کا سب سے بڑا ایں ابوسفیان ہوا۔ ادھر

ابوسفیان نے جنگ بدر کا بدله لینے کی قسم کھاناً ادھراس کی بیوی ہند نے باب کے

قاتل حضرت حمزہؓ سے انتقام لینے کی طرف۔

جنگ بدر کے بعد درسے ہی سال

جب مکے سے بڑے لاڈنٹکر کے ساتھ

ابوسفیان پہ سالار بن کرمینے کی طرف چلا

تو ہند بھی بہت سی عورتوں کے ساتھ ساتھ چلیں۔ ہند نے مکے کو شرکوں کی حیات

میں اس لڑائی (جنگ احمد) میں جس جوش

و خردش اور غیظ و غصب کا منظاہرہ کیا اس

میں صاحب کا یہ مضمون "الحسنات" دام برکاتہم جھپٹا تھا طوالت کے خون سے اس کے

پہنچتے شائع کے جا رہے ہیں، مدیر

حضرت ہند بنت قتبہ رضی اللہ عنہا، قریش

بادپ کی تربیت میں جولڑا کی بڑان بڑھنے والے

کس دل و دماغ سے عورت بن سکتی ہے؟ سونے پر سہاگی کے شادی بھی ہوئی قوایے شخص سے

جو رزان و کفار کے اعتبار سے عتبہ نہیں تھا۔

یعنی ابوسفیان بن حرب، حرب عرب کا دہ

مشہور بہادر شخص ہوا ہے جو عرب کی مشہور لڑائی جنگ فتح میں قریش کا سپہ سالار

اعظم تھا۔ غور کچھ باب ویسا، اور شور ایسا۔

اب اس شراب کے دادا شہزادے میں کون شکر کر سکتا ہے؟

یہ عتبہ وہی عتبہ ہے جو جنگ بدر میں

شکر کفار کا سپہ سالار بن کرمیجا تھا اور اپنے

کو اتنا صاحب مرتب سمجھتا تھا کہ اپنے

بنت عتبہ کا دل چنان کی طرح سخت تھا۔

جب تک وہ اسلام نہ لائیں مسلمانوں کے

عتبہ نبی کرم مصلی اللہ علیہ وسلم کے بہادر جیا

حضرت حمزہؓ کے اتحاد سے مارا گیا۔ یہی عتبہ

بیعت کے بعد حضرت ہند گھر سنبھیں تو اب وہ ہند نے تھیں جو پہلے تھیں۔ ہند میں بھی عیادت کے لیے جو بیعت تھیں کہ اس کے بعد کھانا اسی میں پڑے تھے۔ "تیری ہی بدولت ہم سب گھر اسی میں پڑے تھے۔ مسلمان ہونے کے بعد انہوں نے اپنے ایمان کو بخوبی سنبھلتے تھے ترکیا۔ پہلے جس تدریغی ان کو اسلام سے تھا اس کی بجھ کرنے لئے، چنانچہ ایک ایسا ہی دلوں جنگ یہ موک کے موقع پر دیکھا گیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت کے زمان میں یہ بدوک کی لڑائی سخت ترین جنگوں میں سے ایک بھی اس جنگ میں حضرت ابوسفیانؓ نے ایک بیوی حضرت ہندؓ اور ان کے بیٹے زید بن ابی سفیان بڑے جوش کے ساتھ یزید بن ابی سفیان کے لیے خدا کے ساتھ کسی کو شرک نہ کرنا۔

حضرت حمزہؓ یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شرک نہ کرنا۔

بعد یہ لفظ ہوئی:-

ہند:- "یار رسول اللہ! آپ ہم سے کن باقی پر بیعت لیتے ہیں؟"

حضرت حمزہؓ یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شرک

ہند:- "یہ اقرار آپ نے مردوں سے

نہیں لیا، بھر بھی ہمیں منظور ہے۔"

حضرت حمزہؓ "چوری نہ کرنا۔"

ہند:- یہ اپنے شوہر (ابوسفیان)

کے الیں سے دوچار نے کبھی لے لیا کرتا ہے۔

معلوم نہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟"

حضرت حمزہؓ "اولاد کو قتل نہ کرنا۔"

ہند:- "ہم نے اپنے بچوں کو بالآخر

بڑوں سے نہ دیکھا جاتا تھا، خود ان کے

شوہر (ابوسفیان) نے جب یہ ستابولوں کیں

ارڈا، اب آپ اور وہ بارہ سو سو جلوں میں

حضرت ہند نے اس ڈھنڈان کے ساتھ

بیعت کی، لیکن جب دیکھا کہ حمزہؓ کے چہرے

پر مل تک نہیں آتا تو بولیں۔"

حضرت ہند کی مکمل تکمیل میں

مکمل تکمیل میں

آپ کو بنا سب سے بڑا شمن بھی تھی لیکن اب

رہ گئیں۔ اب دل نے کوٹ بدل لی، اپنے

کے اپنی معاف کیا جاتا لیکن جب حمزہؓ نے

مکمل تکمیل میں

آپ کو جب اس کی خبر میں تو وہ جان

رہ گئیں۔ اب دل نے کوٹ بدل لی، اپنے

رجیزی اور جوشیلے اشعار کا گاکر کافروں کو

مرنے اور مارنے پر ابھار رہی تھیں۔ ان

کے جوش کا اندازہ ان کے اشعار سے

لکھا جاسکتا ہے جو وہ دوسری عورتوں کے

ساتھ مخصوص ساز "دن" پر گھار رہی تھیں۔

نونے کے طور پر صرف دو اشعار کا ترجمہ

یعنی دیا جاتا ہے:-

"ہم اسماں کے تاروں کی بیٹیاں ہیں

ہر قالیوں پر چلنے والیاں ہیں

اگر تم بڑھ کے رڑو گے تو تم سے لمبی کچھ

اور سچھے قدم ہلایا تو تم سے الگ جائیں

اس لڑائی میں ہند کی وہ دل مراد پوری

ہوئی جو حضرت حمزہؓ کی شہادت کے لیے وہ

ماںگ رہی تھیں، جیسے میں سنا کہ حضرت حمزہؓ

ذخیر ہو کر بھوڑے سے کرے اور ان کی

روح جسم سے نکل گئی۔ وہ حضرت حمزہؓ کی لاش

کی طرف بڑھیں لاس کا مشکل کیا، لکھنے کاں کر

چبا یا اور اس طرح اپنے دل کو تسلیم دیکھ ہند

کا یہ انتقام اس قدر در دنک تھا کہ بڑے

کامیابی کے طور پر اس قابل تھے۔

حضرت حمزہؓ کے بڑے دل کو تسلیم کیا تھا۔

ہند:- "ہم نے اپنے بچوں کو بالآخر

بڑوں سے نہ دیکھا جاتا تھا، خود ان کے

شوہر (ابوسفیان) نے جب یہ ستابولوں کیں

نے یہ حکم نہیں دیا تھا۔ لیکن ہند نے جو کچھ

کیا اس سے مجھے رنج نہیں ہوا۔

ہند کی یہ شک دلی ہرگز اس قابل تھی

کہ اپنی معاف کیا جاتا لیکن جب حمزہؓ نے

مکمل تکمیل میں

آپ کو جب اس کی خبر میں تو وہ جان

رہ گئیں۔ اب دل نے کوٹ بدل لی، اپنے

کے اپنی معاف کیا جاتا لیکن جب حمزہؓ نے

مکمل تکمیل میں

آپ کو جب اس کی خبر میں تو وہ جان

رہ گئیں۔ اب دل نے کوٹ بدل لی، اپنے

کے اپنی معاف کیا جاتا لیکن جب حمزہؓ نے

مکمل تکمیل میں

آپ کو جب اس کی خبر میں تو وہ جان

رہ گئیں۔ اب دل نے کوٹ بدل لی، اپنے

کے اپنی معاف کیا جاتا لیکن جب حمزہؓ نے

مکمل تکمیل میں

آپ کو جب اس کی خبر میں تو وہ جان

رہ گئیں۔ اب دل نے کوٹ بدل لی، اپنے

کے اپنی معاف کیا جاتا لیکن جب حمزہؓ نے

مکمل تکمیل میں

آپ کو جب اس کی خبر میں تو وہ جان

رہ گئیں۔ اب دل نے کوٹ بدل لی، اپنے

کے اپنی معاف کیا جاتا لیکن جب حمزہؓ نے

مکمل تکمیل میں

آپ کو جب اس کی خبر میں تو وہ جان

رہ گئیں۔ اب دل نے کوٹ بدل لی، اپنے

کے اپنی معاف کیا جاتا لیکن جب حمزہؓ نے

مکمل تکمیل میں

آپ کو جب اس کی خبر میں تو وہ جان

رہ گئیں۔ اب دل نے کوٹ بدل لی، اپنے

کے اپنی معاف کیا جاتا لیکن جب حمزہؓ نے

مکمل تکمیل میں

آپ کو جب اس کی خبر میں تو وہ جان

رہ گئیں۔ اب دل نے کوٹ بدل لی، اپنے

کے اپنی معاف کیا جاتا لیکن جب حمزہؓ نے

مکمل تکمیل میں

آپ کو جب اس کی خبر میں تو وہ جان

رہ گئیں۔ اب دل نے کوٹ بدل لی، اپنے

کے اپنی معاف کیا جاتا لیکن جب حمزہؓ نے



زین الاسلام الفاسی

کے عنوان صلی اللہ علیہ وسلم

امانت و دیانت کا پیکر افلاط و کردار
کا مجسم مانا جائے گا اور اس طرح کے
افراد سے وجود میں آنے والامعاشرہ
صالح و باکردار معاشرہ تسلیم کیا جائیگا
مگر آج عام انسان تو کیا بلکہ خود مسلمان
معاشرہ کی صلاح و خوبیوں اور اس میں
ظاہر ہونے والی اخلاقی قدریوں سے
جو محروم ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ معاشرہ
کے صالح ہونے کی بیانات جن پیغزوں پر
ہے اور اساسی طور پر صالح معاشرہ جن
امور پر قائم ہوتا ہے وہ ہمارے
معاشرہ سے محفوظ ہوتی جا رہی ہیں۔

ابدی ذہب میں بدرجہ اتم موجود ہے
وہی اخلاقی و معاملات کے ضابطے
اور معاشرت کے طور و طریقہ رہیں
لین دین کے پچھے سترے اذاز برداز
و سلوک کے سعد ران و موسانہ آداب
وفضاحت کے ساتھ بدلائے اور بدلائے
جس میں بزرگی حیات کے حقوق کی
رعایت کی گئی ہو یہ طور و طریقہ معاشر
و معاملات اور اخلاق کی تعلیم کے ذریعہ
نهایت ضروری ہیں کہ اگر انسان اسلام
کے پیش کردہ نظام زندگی اور دستور
امادیش کے ذریعہ ہی نہیں بلکہ قرآن
جیات کے مطابق اپنے معاملات معاشرت
اور انسانی فضولیات کے لحاظ سے ہر موقع
میں کریم کر رہی ہیں اور کہیں حکم دے
رہی ہیں، کہیں ادب و سلیقہ سکھا رہ رہی
ہیں، کہیں اس پرانا عادات کا وعدہ صنا
رہی ہیں اور بے شمار آیات ایسی بھی
ہیں کی نعمتوں سے سفرزاد کیا جائے گا
ہیں جو ایک امور میں کوئی ہمیشہ
فالق و مخلوق کے رشتہ یعنی عبادت و بندگی
کے لحاظ سے جو طریقہ اور آداب اور بنیادی
عقائد ضروری ہیں جہاں ان کی تعلیم اس انسانی

خداوند علیم و خیر کے سامنے جواب دہونے
کی ذمہ داری ڈال رہی ہیں۔ جہنم کے عذاب
کی وید نہار ہی میں اسلام کی اخلاقی ادب
کی تباہیں، نقیٰ معاملات و معاشرت کے
اباب احادیث نبویہ کے ذمیتے اور
حجبہ میں صحبت مندی اور تندیخی بناء
کلام اپنی کی آیت بینات ان مفہومیں کی
والي ہیں ان کی عادت و الناشلاً کھیل کو د
م مجلس میں چند باتیں بطور مختصر نہ عرض کی
استعمال اور اچھی عادتیں اور جو چیزیں
تندیخی خراب کرنے والی ہیں ان سے بچنے
کی تاکید کرنے والا دیر تک سونا، خراب
غذا کا استعمال، گندی عادتیں بنے فائدہ
کھیل و تفریخ۔

صالح معاشرہ کا اساس جن پیغزوں پر
ہے ان میں پہلے نمبر پر بچہ کی تعلیم و تربیت
ہے دوسرا نمبر پر نکاح و شادی کی
تقریب اور اس کے حقوق و آداب تیریز
اسلام کی اخلاقی تعلیم جس کا بچہ کو روز
نبر پر امام بالمعروف و نبی عن الانکار رواج
اور اس کا اہتمام اس وقت کچھ عرض کرنے
کے لئے بالاختصار یہ تین عنوانات اقسام
بہت وسیع اور معیار نہایت بلند ہے
قول و فعل، عمل و کردار، لین دین رہن ہیں
ان کی درستگی کر لی جائے تو معاشرہ میں
خیرو صلاح کا غصر غالب رہے اور معاشرہ
ویا ہے عنزہ تقریب ہے ایک بڑی کے
علاوه دوست و احباب، ہمان پر دیسی،
صالح معاشرہ کہا جائے۔

پہلا غصہ تعلیم و تربیت

بچے کی تعلیم و تربیت کا موضوع نہایت
و سیع موضوع ہے اسی میں بچے کی بسمانی
تریت، اخلاقی، روحانی، علمی و فکری ہر
موقع ہو تو ان کی خدمت کرنا یعنی اول درجہ
تیامت کے دن پر ایمان رکھا ہے اسے
پا بیٹے کا اچھا اور بھلی بات کہے یا بھسر
غاصو شہزادار ہے۔

ذات سے زبان وہا تو ہے کسی کا یہا
نہ پہنچانا یہ اخلاق اسلام نے سکھلا کے
ہیں۔ ارشاد نبیوں کے:
عن حبیر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کل معروف صدقہ و ان من المعرف
ان تلق اخاک بوجه حلق و ان تفرخ من
دلوك فی اماء اخیک۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ ہر بھلی بات صدقہ ہے اور تم اپنے
بھائی سے خندہ پستانی سے لمو یہ بھی صدقہ
ہے اور اپنے دُول میں اپنے اپنے بھائی
کے بڑن میں (پانی) ڈال دو یہ بھی صدقہ ہے۔
حدیث پاک میں یہی کرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا ہے۔

عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول
الله صلی اللہ علیہ وسلم قال: من كان
يؤمن بالله واليوم الآخر فليکرمه ضيفه
ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليقل
خيراً أو ليشك (مسنون علیہ)

جو شخص اللہ پر اور تیامت کے دن
پر ایمان رکھلے ہے تو وہ اپنے بڑے کو کو
نہستاے اور جو شخص اللہ پر اور تیامت
کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ اپنے ہمان
کا اکرام کرے اور جو شخصی اللہ پر اور تیامت
تیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے
پا بیٹے کا اچھا اور بھلی بات کہے یا بھسر
غاصو شہزادار ہے۔

محدث رضوان عینہ
عده اندراق اور اچھی عادتوں کی تعلیم
بچوں کو روز ادل سے دی جائے اپنے
عل سے ان کے سامنے علمی نہ نہیں
یکے جائیں تاکہ یہ چیزیں ان کے ذہن نہیں
ہوں اچھی عادتوں اور اخلاقی قدر و اور
بران کی نشوونما ہو۔

پھر تعلیم کے ذریعہ اسلامی اخلاق
و آداب ان کو سمجھائے جائیں تو جید اور
اسلامی عقائد ان کے ذہن میں بھٹکتے
جائیں تاکہ ابتدا ہی سے ان کی فکری و
روحانی نشوونما ہو سکے
محرب افلاط امور سے ہر طرح ان کو بچایا
جائے مثلاً حرام کھیل کو، حکماً بجانا، سینما
میلی ویران کے مناظر، نفس لڑ پھر جواہاری
سمباک خوری، زندگی ارشادی، جھوٹ، جوری
وغیرہ۔ ان پیروں کی نہست اور برائی
بیان کی جائے دنیا کے نفعان ان کے
سامنے فاہر کے جائیں اور آئزت میں
اللہ رب العزت کی ناراضگی، جہنم کا عذاب
ان حقیقتوں بران کا یقین پختہ کیا جائے۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ
حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُلْطَانٌ کہا۔
اس سے معلوم ہوا کہ بچوں کی اولین
ترہیت اسلامی نسبت پر اسلامی بنیادوں
پر ہونا چاہیے جب کچھ چھوٹا ہو تو کلمہ
کے الفاظ یاد کرائے جائیں اور جب
کچھ سمجھدار ہو جائے تو تو حید کامھنوں اور
کی زندگی سمجھی سر انسانیت اور خسارہ میں
پلی جاتی ہے۔
جند آئیں اور احادیث آگے پیش
بھٹکتے جائیں۔

اور جب اس سمجھدار ہو جائے تو ان کو
نماذکی تاکید کی جائے نمائی کی پابندی کو ائمہ
کی تعلیم کی اہمیت بیان کی جائیں اور
اس کا حکم کیا جائے۔ نیز ان کی مخالفت
کرنے اور ممانع ہونے سے بچانے کی تاکید
علموم ہو رہی ہے جس کا کھلا مطلب یہ ہے
کہ ان کے اخلاق و کردار ذہن و فکر کو بالکل
اسلامی نسبت پر استوار کیا جائے ان کی روشنی
اوہ علمی ترقی صراط مستقیم کے طریقے پر ہو۔
ان کو فریضہ کی بے راہ روی سے بچایا
جائے نہ ان کے ذہن پر مغزیت کے الحاد
کی مچاپ پڑے اور نصرتیت یہودیت
و ہندو دیت کے دلاداہ ہو۔ اسلامی نسبت
پر اس تعلیم و تربیت کی پوری ذریعہ داری
والدین کے اوپر والی گئی ہے میسا کہ قوا
افسکھ و اہلیکم ناداً

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ
ما محل والہ ولدہ من محل افضل من ادب
حسن (مشکوہ المعاشر)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا، کسی والد نے اپنے بیٹے کو کوئی
تحفہ نہیں دیا جو عمده تعلیم و ادب سے بہتر ہو۔
ان اللہ سائل کل راع عجا استرعاه حفظ ام
ضعیح حتی پسئل الرجل عن اهل بیته۔
بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر زمرہ دار سے
اس کی رعیت کے بارے میں سوال کرے کا
کہ ان کی مخالفت کی یامنانع ہو دیا یہاں
اسلامی عقائد اس کے دل و دماغ میں
تیک کر آدمی سے اس کے گھروں کے

باورے میں سوال کیا جائے گا۔
نازمنی سے بچوں اور انہی اولاد کو نیکیوں پر
عمل کرنے اور براہیوں سے بچنے کی تاکید کرد
اگر تم ایسا کرے تو یہ ان کے لیے اور حکار
لیے آگ سے بچاؤ کا سامان ہے۔
اس حدیث پاک میں قول عمل دونوں
سے تربیت کرنے کی تاکید فرمائی جا رہی ہے
اوہ نہ کرنے کی صورت میں جہنم کی رویداد ہے۔
یہاں یہ وضاحت سبھی ضروری معلوم
ہوتی ہے کہ مذکورہ بالاحديثوں میں جس
علم یا ادب کا ذکر ہے اس سے وہ تعلیم اور
انلاق مرد ہے جو آخرت کے لحاظ سے
انسان کے لیے کارامہ و مفید ہو۔ آخرت میں
کامیابی کا ذریعہ ہے آج اس تعلیم اور
انلاق سے سارے تفاہل بر تاجارہ ہے
انفرادی طور پر بھی اور من سیست القوم اجتماعی
طور پر بھی، کھوڈا رہن و نکاتب اس کام کو
انجام دے رہے ہیں تو ہبہ غنیمت ہیں
مگر اتنی بڑی آبادی کے لیے یہ کوشش
یقیناً ناکافی ہیں۔ بحیثیت قوم ایک بڑی
ضرورت ان بچوں کے دینی تعلیم اور اسلامی
ترہیت کی باتی ہے جو بچے مخفی نز سری،
حدیث میں اور سمجھی داشت میں اس مضمون
کو بیان کیا گیا ہے۔
دیکھئے ارشاد فرمایا: اعملوا بطاعة اللہ
و اتقوا معاصی اللہ و مروء الولاد کم با منتال
الاوامر اجتناب النواهي فذ الاك و تقایة
لهمه ولکم من النداء

بچوں اپہا و اسی طرف ہے
شایعہ الی سب میں
بے سوچے سخت شہری دینیاتی، امیر ستر
لز کے لذکی سب اسی مردو جنظام تعلیم کے
سیالب میں ہے رہے ہیں جبکہ ان مروجہ
نز سری کا نونٹ اسکول کا بچہ میں جو تربیت
ہو رہی ہے اور اس سے جو معاشرہ و جوہ
میں آدمی ہے وہ چلبے سجدہ میں حاضری
و دے کر شاز پڑھے مگر ذہنی و فکری انتبار
سے احساس و خیال کے لحاظ سے اسلامی
مزاج سے بہت درد ہے۔

نہایت افسوس کے ساتھ کہا جاتا ہے
کہ آج تربیت کے جادو سے ہمارا
معاشرہ سکور ہو جکا ہے مغرب کے تعلیمی
و فکری نظام نے ہمارے قوم و ملت کے
ذمہ دار اور باشور افراد کی ایک ایسا کھلاڑیا
ہے کہ ہمارے معاشرے کے یہ زہنیں عصمر
بچے نظریت کے کس سیالب میں ہے پڑے
جاری ہے میں اس کا احساس نہیں۔

اساس درد بڑھ تو کریں درد کا علاج
انہوں تو یہی ہے کہ احساس ہی نہیں
آخران بچوں کو اسلامی اخلاق و آداب
اور اسلامی عقائد سکھلانے کا کیا نظم کیا
گیا؟ ان نز سری کا نونٹ، مشرقی کے
اسکولوں میں ان بچوں کو کس چیز کی تعلیم
دی جائی جو ایمان و مروء الولاد کم با منتال
عقیدہ کی مخالفت کا کیا نظم کیا گیا؟ دیکھئے
کیا جیز یہ ہے کہ اس وقت معاشرہ کا پورا

تو تلاطم واقع ہو جاتا ہے مرد اور عورت دونوں
بڑی طرح متاثر ہوتے ہیں ممکن جب میں نے
اس کے اثرات کا ذرا اگھرالی میں اتر کر جائے زہ
لیا تو مجھے معلوم ہوا کہ اس کا اثر صحت نا زک
پر زیادہ تیرز، شردید اور دیر بیا ہوتا ہے۔
آگے جل کر ڈاکٹر صاحب ناج کے خطناک
اثرات کی نشان دہی کرتے ہوئے نہایت
بے لاؤ بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-
”تحرکتا ہوا ہسین اور جبلِ حسم جب ک

اس کے مختلف اعضا، نکایاں اور عریاں بھی
ہوں تماشا یوں کے سارے جدیات کو جھکنے
میں آگ پر تسل کا کام دیتا ہے :-
مغرب کے یہ سائیہ نماز مفکر مخلوط نماج پر بھی
اپنے نیک خیالات کا انٹھا رکھتے ہوئے
فرماتے ہیں :-

” حیمول کا ایک درسے سے لمس ہے
میلانات اور شہوائی جذبات کو ابھارنے سے
بے پناہ کام کرتا ہے۔ نایج کے دونوں شرکاء
با سکل غیر محسوس طور پر بُری طرح ایک درسے
میں شہوائی جذبات مستقل کرتے ہیں۔“
وہ ٹیڈی لیاس اور نیم عُریان پوشک پر تباہ
کرتے ہوئے ذمانتے ہیں۔

دو نگاہ کے ذریعے آدمیوں کے شہوائی
خذ بات کو اگر سبے زیادہ بھڑکایا جا سکتا ہے
تو وہ جسم کی عربانی کا اخلاق سوز بخوبیار ہے
ہے اس بنیاد کی حقیقت کو دسنے میں رکھتے
ہوئے لوگوں نے ایسے لباسوں کو درج دینا

وائٹا کے مشہور ڈاکٹر برن ہارڈے
یا رہیں۔ فاضل مصنف اپنی شہرہ عالم
عینیت "خاتون اور محبت" میں عورت کے
دل و دماغ کے عصا ب پر گانے کے خطرناک
اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے رقمطراز، ہیں :-
”گانہ عورت کے اندر عشق کی اُمنگوں کو
ل کے شعلوں کی مثل بھڑکاتا ہے پھر جاہے
کانے والا صاحب نہ بھسند ہو سکن اگر وہ
میں ہے تو عورت اس سے لازمی طور پر تاثر
دلتی ہے اور اس وقت تو خاص طور پر جب
س کے نعموں میں عشق کی گفتتوں اور مرنوں
داستان ہو پھر تو اس کے جادو د کے اثرات
کا پہمانتہ ناقابل پہیا لش ہے۔ کیونکہ جب
یک عورت آنکھیں بند کر کے دل و دماغ کی
سوٹی کے ساتھ پر سوز نعموں کو سنتی ہے
اس سے اس حقیقت کا احساس ہی نہیں
وتاکہ اس کی بیض کی حرکت عشق کے جولائی
گاہ میں کس قدر تیز ہو رہی ہے اور اس

میں گانے کا حسن اور جمال بھی ایک نغمے کی
صورت اختیار کر کے اس کے دل کی گمراہیوں
میں کس طرح سمار ہا ہے۔
مزید لکھتے ہیں۔

”کتنے ہی اعلیٰ خاندان کی عورتیں جو ڈری
عزت، احترام اور احترام سے اپنے خاندانوں
میں سرست اور شادمانی کی زندگی بسر کرنی تھیں
گویوں کے عشق میں اپنے خاندانوں اور
ادلا د کو الوداع کہے چکی ہیں :-

صاحب موصوں اسی ہی مقبول تصنیف میں
ساز کے نفیا تی پہلوؤں کا جائزہ لیتے ہوئے
نہایت دیدہ دری سے فرماتے ہیں :-

”ساز گانے کے سوا بھی مرد اور عورت
کے قلبی سکون کو جس طرح غارت کرتا ہے
اس کا عام آدمیوں کو بہت کم احساس ہوتا ہے۔
یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ساز کے
اثرات شیطانی جذبات میں ایک طوفان برپا
کر دیتے ہیں اور خاص طور پر جنسی رحمانات میں

وَالدِّينُ أَوْ سُرْجِدَتْ مِنْيَهُ
صَادِقٌ وَمَصْدُوقٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِسْلَامٌ تَبَدِيلٌ مَذْهِبٌ أَوْ ذِكْرٌ وَعَمَلٌ
تَوَادُّكَ طَرْفٌ اشَارَهُ أَيْكَ حَدِيثٌ مِنْ
سِيَارَهُ اَوْ رَأْسٌ كَذِيقَهُ دَارِيَ الدِّينِ پَرْدَانِيَ
شَاءَ فَرَمَا يَا :

عَنْ أَبِي حَرْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّ مَوْلَودَ الْأَبْوَابَ عَلَى الْفَطْرَةِ فَابْنُواهُ
دُونَادَهُ أَوْ يَنْتَصِرُ لَهُ أَوْ يَمْحَسَانُهُ مَشْكُرَهُ)

پردم بتو مایہ ندویش را
تورانی حاب کم و جیش را
ان بچوں کی اسلامی اور دینی تربیت
کے بارے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
والدین سے سوال ہی نہیں ہو گا۔ فیاللتعجب
معاشرہ کے بگاڑ میں اسی دنیادی
طور پر بچوں کی تعلیم و تربیت کو سہیت بڑا
دخل ہے اور اس مسلم کے بارے میں
ہر شخص کو اپنے بچوں کے سلسلہ میں خود
سوچنا اور کرنے ہے۔

جس طرح بچے کے کھانے پینے کپڑے
 ببر بچہ نظرت سلیم پر پیدا ہوتا ہے بھر
 س کے ماں باپ اے یہودی بنا
 پہنچنے اور ہر طرح کے راحت دار ام کا خیال کرنا
 یتے ہیں یا نصرانی بنادیتے ہیں
 والدین کی ذمہ داری ہے اس میں ان کا
 بھر سکی بنادیتے ہیں ۔
 کوئی شرکیک اور حصہ دار نہیں ہے اسی طرح
 ان کی دینی تعلیم اسلامی تربیت کا انتظام کرنا
 یعنی اصل پیدائش میں دین کے تبoul
 اس کا ماحول پیدا کرنا اس کے اباں اخیر
 نے کی مصلاحت اور مدارت اختصار کرنے
 کرنا والدین کی ذمہ داری ہے ۔

کے لحاظ سے نہیں بلکہ عام و عمل نکرو عقائد
و مبنی اور تمدنیب و ثقافت ہر لحاظ
سے غیر اسلامی معاشرہ بنایا ہے جس
میں یہ امر قابل لحاظ اہمیت رکھتا ہے جس
کو ہمارے بزرگ خالی مکرم مفتی عبدالقدوس
رومنی صاحب مدظلہ فرماتے ہیں کہ "اجازت
انگریزی پڑھنے کی رہی کوئی بے نگریز بنتے
کی نہیں۔ مگر آج اس میں کیا حرث ہے۔
کے عمومی جملے سے علمی و ذکری رتداد نیک
نوت پہنچ رہی ہے جس کے ذردار بچوں
کی تدریت موجود ہتی ہے اگر ماحول کا
فراد ان کو متاثر نہ کرے اور اپنی اصلی
استعداد پر ان کو باقی رکھا جائے تو یہ بچے
دین و مہابیت ہی پر استفاقت اختیار کریں
مگر والدین ان کو یہودیت یا انحرافیت یا مخصوصیت
کی تعلیم دے کر ان کو یہودی نصرافی محسوسی
بنادیتے ہیں۔ آپ، یک حصے موجودہ معاشرہ
میں کس طرح بچوں کو زمری کافونو نہیں اور
شمری کے اسکول و کالج کے موادر کے
خود کو سکدوش و بری الزمه سمجھا جا رہا ہے۔

اب آپ کہاں جائیں، کہاں سرچھیاں دنیا
دالوں کی نثاروں میں ذلیل و خوار ہوئے،
اللہ تعالیٰ کے کہاں نار اشکی کا سبب نہیں،
جہاں گئے دھنکارے گئے یہ تو وہی بات
ہو گئی۔

نہ خدا ہی ملائے و مسکاں صنم
نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے
یہ سب مصیت ہم پر کیوں نازل ہوئی تھی
پیارے رسول، اپنے ہادی اکبر اپنے
رہبر عظیم صلم کا راستہ چھوڑ کر ہم ایک
ایسے راستے پر کامزی ہو گئے جو اللہ کو پسند

نہیں ہے اور اسی لیٹھا نہیں حضور کو
دنیا میں بعوث فرمایا تھا کہ وہ ہم کو ان
تمام منکرات سے روکیں اور عزیز حارثہ
ہے اس پر چلنے کی راہ دکھائیں۔

اب ہم دن آج سے چند صدی بچھے
نظر دوڑاں تو ہم کو نظرات گاہ کہ ہمارے
پیارے حبیب صلم کی پیاری سماں برادری
حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علیؑ سے
ہونے والے ہے حضور حضرت علیؑ سے
بوجھتے ہیں میکاہتارے پاس بچھے ہے؟
حضرت علیؑ نے فرمایا ایک زرد ہے:
تو حضور نے فرمایا کہ یہ کافی ہے۔ یہ زرد
زیادہ نہیں صرف سوسورو پر کی مایت
بھی اور مزید حضرت علیؑ کے پاس بھیڑ کی
ایک کھال اور ایک یمنی چادر بھی تھی جسے
اپنے حضرت فاطمہؓ کو دیا تھا۔ حضور نے یہ

خاتمہ بر بادی

(ستد احمد فضل بادی)

یاں اتنا پسے ہے نہیں نوبت قمر تک
آگی اور آج کل بغیر سود کے ایک رو بیہ
بھی قمر ملا مشکل ہے لیکن بھوڑا لیا
قرم۔ شادی کی دصوم دھام تو چند روزی
آج مسلمان گھروں میں کتنا اسراف ہوتا
ہے جس کے نتھے میں شوہر و بیوی کی
سود بڑھتا یا جاہے، پیسہ ہے نہیں جو
قرم ادا کریں اور پھر اس گرانی کے عالمیں
ہو جاتے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ ماں یا پے کے
صرف ایک ہی لڑکا ہے، وہ سوچتے ہیں
کہ اب جتنے دل کے ارمان ہیں نکال لو اور
نے ایک آدھہ مرتبہ تو آپ سے مطالبہ کیا
لیکن جب آپ نہیں دیا تو اس نے
انگشت بدندان رہ جائیں اور آج کل تو
غريب سے غريب شخص یہ چاہتا ہے کہ اس
چار پولیس والے آپ کے گھر آن دھکے
کے لڑکے کی شادی میں تفریحات کی تمام
یہیں ہوں مثلاً باجاہو، اسٹش بازی ہو
اور علوم نہیں کیا کیا الابلا، اس کے

لقد ترے ہوتے ہوئے

ورنہ ریاضتی عائدہ ہونے کی صورت میں)
این جان قربان کرتے ہوئے بھوک ہرتاں
تحادہ چیزیں اور وہ اعمال ہم نہ کرتے
ہیں اور نہ احترام دل میں ہے۔ حضور
نے فرمایا قرۃ عینی فی الصلوۃ،
”ساز سری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ مگر
خدر ابتلی یہ کتنے مسلمان، میں جو مناز
کا اہتمام کرتے ہیں۔ اپنی کوئی ادنیٰ سے
ادنیٰ خواہیں بھی حضورؐ کی مرضی بند قربان کرنے
کو تیار ہیں؟ یہ خدا اپنے اپنے دلوں سے
بوجھتے۔

ہند بنت علیہ

”امیرک فخش اور عریاں لٹری پچڑا تہذیب
اور فلم سازی میں دنیا کے عالم میں پیش بیش ہو
اس مغرب اخلاق کاروبار کے بائیوں نے نہ
یاد کر کے روئیں اور اپنے رب سعافی مانگا
کر تھیں۔ وہ بے حد سمجھدار بھی تھیں خود ان
کے والد علیہ ان سے اہم معاملات میں مشورہ
کیا ہے۔ اس نے ہم ارشیائی ملکوں کو خاص طور
پر آگاہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو ان مہلک
اثرات سے محفوظ رکھیں، ورنہ ان کی حالت
مغربی ملکوں سے بھی زیادہ قابلِ رحم ثابت
ہوگی۔“

حامدہ بیکی نے تھی تعلیم سے جب بیگانہ تھی
اب بے شمع ایکن پہلے چار غنائمان تھی
کے دلدادہ ہوتے جا رہے ہیں اور اگر اپنی
موتیں بیاتا ہے تو وہ اس بھرم کے مر جنک
ہو کر بعد میں منشیات استعمال کرتے ہیں

شروع کر دیا ہے جس میں جسم کے بعض حصے
پوری طرح عریاں رہتے ہیں اور اس درندگی
نے ایک خطرناک صورت اختیار کی ہے۔
صفت نازک کے بازوں بغلوں تک، ٹانگیں

پینڈ لیوں تک اور سینہ کافی حد تک نہ کا
رہتا ہے جو مرد کی نیک ہوں کی عین زد میں
رہتا ہے۔ اس کا آخر کیا سبب ہے؟ کیا یہ
سب کچھ شیطانی جذبات کو اچھار نے کیا
ہے؟ کیا جاتا ہے؟

یہ مدرسہ، یہ جہاں، یہ سر در رعنائی
اپنی کے دم سے ہے میخانہ فرنگ آباد
مزید بر آں امیرک کے بہت سے نیک ڈاکٹر
کا ایک مشترکہ بیان بھی قابل ذکر ہے۔ انہوں
نے صاف صاف فرمایا ہے:-

”امیرک فخش اور عریاں لٹری پچڑا تہذیب
اور فلم سازی میں دنیا کے عالم میں پیش بیش ہو
اس مغرب اخلاق کاروبار کے بائیوں نے نہ
یورپ کی روحانیت اور اخلاق کا تحفہ نکال دیا
پہ بلکہ دوسرے ملکوں کو بھی اپنی صفت میں لاکھر
لینا چاہیے لیکن حیرت ہے کہ خواتین کی طرز
سے اس معاملہ میں بالکل خاموشی اختیار کی گئی
ہے (اور یہ فرم بھی مردوں کو ادا کننا پڑا ہے)
کیونکہ اس درندگی کا اثر نہ تحریز عمر میں نہایت
بری طرح سے جو دیکھ رہا ہے اور وہ معصوم
اس طفلا نے عمری میں جنسی اور شیطانی بدلانے
کے دلدادہ ہوتے جا رہے ہیں اور اگر اپنی
موتیں بیاتا ہے تو وہ اس بھرم کے مر جنک

فروہی ۱۹۹۸ء ۳۸